غیر مقلد علماء دین سے متعلق

تقریباً چار سو سوالات

(۱) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض ایسی پیش فرمائیں کہ امام کے لئے تکبیر تحریمہ بلند آواز سے سنت ہے اور مقتدی کے لئے آہستہ سنت ہے۔

(۲) ایک صحیح صریح حدیث پیش فرمائیں کہ نماز میں تعوذ آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(۳) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں کہ اکیلے نمازی کے لئے آمین آہستہ کہنا سنت مؤکدہ ہے۔

(۴) ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں کہ مقتدی کو چھ رکعت میں آمین بالجہر سنت ہے اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ سنت ہے۔

(۵) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث ایسی پیش کریں کہ آنحضرت ﷺ کے پورے تئیس ۲۳ سالہ دور نبوت میں صرف ایک ہی دن صحابہؓ نے آپ ﷺ کے پیچھے چھ رکعتوں میں بلند آواز سے اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے آمین کہی ہو۔

(۶) صرف ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ پورے تیس ۳۰ سالہ دور خلافت راشدہ میں ایک ہی دن کسی ایک خلیفہ راشد کے کسی ایک ہی مقتدی نے چھ رکعتوں میں بلند آواز سے اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے آمین کہی ہو۔

(۷) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ امام کے لئے ہمیشہ چھ رکعتوں میں بلند آواز سے اور گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت مؤکدہ ہے۔

(۸) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ کسی خلیفہ راشد نے امام بن کر ایک ہی دن اپنے دور خلافت میں چھ رکعت میں بلند آواز سے آمین کہی ہو اور گیارہ رکعت میں آہستہ آمین کہی ہو۔

(۹) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ جو مقتدی اس وقت جماعت میں شریک ہو جب امام نصف سے زائد فاتحہ پڑھ چکا ہو تو اس کے لئے دو دفعہ آمین کہنا سنت مؤکدہ ہے ایک دفعہ اپنی فاتحہ کے درمیان بلند آواز سے اور ایک دفعہ اپنی فاتحہ کے خاتمہ پر آہستہ آواز سے۔

(۱۰) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث ایسی پیش فرمائیں کہ جو مقتدی رکوع میں ملے اس کو وہ رکعت دہرانا فرض ہے۔

(۱۱) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ رکوع کی تسبیحات آہستہ پڑھنا سنت ہیں۔

(۱۲) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ رکوع کی تکبیر امام کے لئے جہراً اور مقتدی کے لئے آہستہ کہنا سنت ہے۔

(۱۳) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث ایسی پیش فرمائیں کہ مقتدی کے لئے ربنا لک الحمد آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(۱۴) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ وتر میں رکوع کے بعد دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر دعائے قنوت پڑھنا اور پھر منہ پر ہاتھ پھیر کر سجدہ میں جانا سنت ہے۔

(۱۵) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ امام کے لئے دعائے قنوت جہراً اور مقتدی اور منفرد کے لئے آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(۱۶) ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں کہ سجدوں کی تسبیحات آہستہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہیں۔

(۱۷) ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں کہ دو سجدوں کے درمیان دعا آہستہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

(۱۸) ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں کہ رکوع کے بعد قومہ میں ہاتھ لٹکانا سنت ہے یا ہاتھ سینے پر باندھنا کیونکہ پیر جھنڈا صاحب ہاتھ باندھتے ہیں اور پنجاب کے غیر مقلدین ہاتھ لٹکاتے ہیں اس لئے حدیث صریح ہونی چاہئے۔

(۱۹) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ سجدوں کو جاتے اور سجدوں سے سر اٹھاتے وقت رفع یدین منع اور حرام ہے۔

(۲۰) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں کہ دوسری اور چوتھی رکعت کی ابتداء میں رفع یدین منع اور حرام ہے۔

(۲۱) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ نماز میں درود شریف آہستہ پڑھنا سنت ہے۔

(۴۲) ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں کہ درود شریف کے بعد والی دعا آہستہ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔

(۴۳) ایک ہی صحیح صریح حدیث پیش فرمائیں کہ امام کے لئے سلام بلند آواز سے اور مقتدیوں کے لئے آہستہ آواز سے کہنا سنت ہے۔

(۴۴) نواب صدیق حسن فرماتے ہیں نمازی کے جسم پر نجاست (پیشاب، پاخانہ، خون حیض) لگا ہوا ہو تو بھی نماز باطل نہیں ہے۔ (بدور الاہلہ ص ۳۸)

(۴۵) نواب نور الحسن صاحب فرماتے ہیں ناپاک کپڑوں (جن پر پیشاب، پاخانہ، خون حیض لگا ہو سب) میں نماز صحیح ہے۔ (عرف الجادی ص ۲۱)

(۴۶) نماز میں مرد یا عورت کی شرمگاہ کھلی رہے تو بھی نماز صحیح ہے۔

(عرف الجادی ص ۲۱، بدور الاہلہ ص ۳۹)

(۴۷) نمازی کی جگہ کا پاک ہونا نماز کے صحیح ہونے کے لئے شرط نہیں ہے۔

(بدور الاہلہ، عرف الجادی ص ۲۱)

(۴۸) اگر عصر کے وقت فوت ہو جانے کا خطرہ ہو تو عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑھ لے۔

(فتاوی ثنائیہ ج ۱ ص ۲۳۱، ۱۳۲)

(۴۹) جن عورتوں کے ساتھ نکاح حرام ہے (ماں، بہن، بیٹی، خالہ) ان کا سارا جسم سوائے قبل و دبر ننگا دیکھنا جائز ہے۔ (عرف الجادی ص ۵۲)

(۵۰) نواب وحید الزمان صاحب لکھتے ہیں تم ایسی عورت کرو جس کی فرج تنگ ہو جو شہوت کے مارے دانت رگڑ رہی ہو وہ جو جماع کے وقت کروٹ سے لیٹتی ہو (لغات الحدیث)

نوٹ: مسئلہ نمبر ۴۵ تا ۵۰ پر بھی حدیث صحیح صریح سے ثبوت فرمائیں۔

حصہ دوم

(۳۱/۱) قرآن پاک کے بعد صحیح ترین کتاب بخاری ہے یہ خدا تعالیٰ کا ارشاد ہے یا نبی معصوم ﷺ کا۔

(۳۲/۲) کیا صحیح بخاری میں ایک رکعت نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ ہے۔

(۳۳/۳) کیا بخاری میں [illegible] الاصلی یا تشہد میں درود شریف کا ذکر ہے۔

(۳۴/۴) کیا بخاری شریف میں سینے پر ہاتھ باندھنے کی حدیث شریف ہے۔

(۳۵/۵) بخاری شریف میں اونٹ کا پیشاب پینے کا حکم ہے اس پر غیر مقلدین کا عمل کیوں نہیں حالانکہ بھینس کا دودھ پینے کی کوئی حدیث نہیں ہے۔

(۳۶/۶) بخاری میں مونچھوں کے بال کٹوانے کا حکم ہے (ج ۲ ص ۸۷۵) لیکن غیر مقلد اس سے منڈواتے ہیں جس کی کوئی حدیث نہیں۔

(۳۷/۷) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں جس نے ہمیشہ روزہ رکھا تو اس کا روزہ ہی نہیں ہوگا۔ ج ۱ ص ۲۶۵ مگر امام بخاری تو ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔

(۳۸/۸) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص مصیبت کے وقت اپنی موت کی تمنا ہرگز نہ کرے (بخاری ج ۲ ص ۸۴۷) مگر امام بخاری اس حدیث کے خلاف اپنی موت کی دعا کیا کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۳۴)

(۳۹/۹) آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ ہفتہ میں ایک قرآن پڑھو اور اس پر زیادہ مت کرو۔ (بخاری ج ۲ ص ۷۵۶) بعض میں تین دن اور بعض میں پانچ دن بھی آیا ہے مگر آخر میں سات دن ہے (بخاری) مگر امام بخاری اس صحیح صریح حدیث

کے خلاف رمضان شریف میں روزانہ ایک قرآن مجید ختم کرتے تھے۔ (تاریخ بغداد ج ۲ ص ۱۲، طبقات سبکی ج ۲ ص ۹، الحطہ ص ۳۲)

(۳۰/۱۰) غیر مقلدین کہتے ہیں حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا بخاری ج ۱ ص ۲۲۹ سے ثابت ہے کہ تراویح اور تہجد ایک نماز ہے مگر امام بخاریؒ رمضان شریف میں تراویح کے بعد تہجد پڑھ کر اس صحیح حدیث کی مخالفت کیا کرتے تھے۔

(۳۱/۱۱) خود امام بخاری نے حدیث روایت فرمائی ہے کہ کتا برتن میں منہ ڈال دے تو سات مرتبہ دھو لو ظاہر ہے کہ کتے کے منہ ڈالنے سے پانی کا نہ رنگ بدلتا ہے نہ مزہ اور نہ ہی بو ہوتی ہے مگر امام بخاریؒ اس صحیح حدیث کے خلاف کہتے ہیں کہ جب تک رنگ، بو، مزہ نہ بدلے وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ (بخاری ج ۱ ص ۲۹)

(۳۲/۱۲) حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ کتے کا جھوٹا ناپاک ہے (ج ۱ ص ۲۹) مگر امام بخاریؒ اس کے خلاف کتے کے جھوٹے پانی سے وضو جائز کہتے ہیں۔ (ج ص ۲۹)

(۳۳/۱۳) امام بخاریؒ فرماتے ہیں کہ نمازی کی پشت پر گندگی اور مردار ڈال دیا جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی۔ (بخاری ج ۱ ص ۳۷)

(۳۴/۱۴) امام بخاریؒ کے نزدیک رانیں ننگی ہوں تو نماز جائز ہے۔ (ج ۱ ص ۵۳)

(۳۵/۱۵) غیر مقلدین کے نزدیک منی پاک ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰، نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹، کنز الحقائق ص ۱۶، بدور الاہلہ ص ۱۵) اس پر صحیح حدیث لائیں۔

(۳۶/۱۶) جب منی پاک ہے تو احل لکم الطیبات کے موافق اس کا کھانا بھی حلال ہے یا حرام۔ صحیح صریح غیر معارض حدیث سے جواب دیں۔

(۴۷/۱۷) ابو الحسن غیر مقلد نے فقہ محمدیہ (ج ۱ ص ۴۶) پر جو لکھا ہے کہ ہمارے مذہب میں ایک قول پر کھانا منی کا جائز ہے اس کی صریح دلیل بیان کریں۔

(۴۸/۱۸) نواب وحید الزمان صاحب فرماتے ہیں کہ عورت کی پیشاب گاہ سے جو رطوبت نکلتی ہے وہ پاک ہے۔ (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹، تیسیر الباری ص ۲۰۷ ج ۱) اس کی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں۔

(۴۹/۱۹) جب یہ رطوبت پاک ہے تو اس کا پینا حلال ہے یا حرام۔ جواب صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں۔

(۵۰/۲۰) آپ کے مذہب میں حیض کے خون کے سوا سب خون پاک ہیں۔ (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹، عرف الجادی ص ۱۰) اس مسئلہ کی دلیل حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش فرمائیں۔

(۵۱/۲۱) کتا پاک ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰) اس کا گوشت، خون، ہڈی، بال، پسینہ پاک ہے۔ (بدور الاہلہ ص ۱۶) اس کا پیشاب پاخانہ پاک ہے۔ (ہدیۃ المہدی ج ۲ ص ۷۷) کتا بیوی کو حق مہر میں دینا جائز ہے۔ (محلی ابن حزم باب المہر) جواب صحیح صریح حدیث سے دیں۔

(۵۲/۲۲) خنزیر پاک ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰) اس کے بال، ہڈی پاک ہیں۔ (کنز الحقائق ص ۱۳) اس کا جھوٹا پاک ہے۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹)

(۵۳/۲۳) الخمر یعنی شراب پاک ہے۔ (کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ج ۱ ص ۴۹، عرف الجادی ص ۱۰) اس میں آٹا گوندھ کر روٹی پکالی جائے تو کھانا حلال ہے۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۵۰)

(۵۴/۲۴) پیشاب ہر حلال اور حرام جانور کا پاک ہے سوائے خنزیر کے اس میں اختلاف ہے، ایک قول میں وہ بھی پاک ہے۔ (نزل الابرار ج۱ ص۴۹)

(۵۵/۲۵) کوئی مردار نجس نہیں۔ (عرف الجادی ص۱۰) ان سب مسائل کی ایک ایک حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں۔

(۵۶/۲۶) ان مندرجہ بالا مسائل کا مطلب صاف ہے کہ اگر منی، مردار، خون، کسی جانور کا پیشاب، شراب، خنزیر، کتا اگر پانی میں گر جائیں خواہ کتنی ہی مقدار میں ہوں تو اس پانی سے وضو کرنا، غسل کرنا، اس کا پینا، اس سے کھانا پکانا سب جائز ہے یعنی آپ کے مذہب پر۔

(۵۷/۲۷) مندرجہ بالا چیزیں بدن، کپڑے یا نماز کی جگہ پر خواہ کتنی مقدار میں ہوں نماز بالکل جائز ہے اس کا حکم حدیث سے دکھاؤ۔

(۵۸/۲۸) مندرجہ بالا پاک چیزوں سے اگر کوئی شخص قرآن و حدیث لکھے تو اس کے جواز یا عدم جواز کی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں۔

(۵۹/۲۹) اگر خنزیر نمک کی کان میں گر کر نمک بن جائے تو اس کا کھانا حلال ہے۔ (نزل الابرار ج۱ ص۵۰) اس کی صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کریں۔

(۶۰/۳۰) ایک کنویں میں خنزیر، مردار، حیض کے چیتھڑے، انسانوں کا پیشاب پاخانہ رات دن گرتا رہتا ہے وہ کنواں پاک ہے یا ناپاک۔ حدیث صریح صحیح سے جواب دیں۔

(۶۱/۳۱) ناپاک کنویں کا پاک کرنے کا طریقہ کسی صحیح صریح حدیث سے پیش فرمائیں۔

حصہ سوم

حضرات علماء اہل حدیث سے گزارش ہے کہ وہ مندرجہ ذیل سوالات کے جواب میں ایک صریح آیت یا ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں۔ حدیث مکمل متن کے ساتھ نقل فرمائیں اور ہر ہر راوی کی توثیق، سند کا اتصال اور اس کا شذوذ و علت سے سالم ہونا ثابت فرمائیں۔ کوئی جواب جو قرآن پاک کی صریح آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض کے حوالہ سے نہ ہوگا وہ مردود ہوگا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے علم میں برکت عطا فرمائے۔

(۱/۹۲) عیسائی کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی صورت میں ظاہر ہوا، ہندو کہتے ہیں کرشن کی شکل میں ظاہر ہوا اور مولانا وحید الزمان خان غیر مقلد فرماتے ہیں کہ خدا جس صورت میں چاہے ظاہر ہو سکتا ہے۔ (ہدیۃ المہدی ج۱ص ۷ و ج۱ص۹)

(۲/۹۳) نواب وحید الزمان فرماتے ہیں کہ "رام چندر، لچھمن، کرشن، زرادشت، مہاتما بدھ یہ سب انبیاء صالحین میں سے ہیں اور ہم پر واجب ہے کہ ہم خدا کے سب رسولوں پر بلا تفریق ایمان لائیں۔ (ہدیۃ المہدی ج۱ص۸۵)

(۳/۹۴) اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ انبیاء و اولیاء کا سماع عام لوگوں سے وسیع ہے۔ حتیٰ کہ پوری زمین سے ہر جگہ دور و نزدیک سے وہ سن لیتے ہیں تو یہ عقیدہ شرک نہیں۔ (ہدیۃ المہدی ج۱ص۲۳)

(۴/۹۵) اس مندرجہ بالا عقیدے سے کوئی یا رسول اللہ، یا علی، یا غوث (اعظم) کہے تو شرک نہیں۔ (ہدیۃ المہدی ج۱ص۲۳)

(۶۶/۵) نواب صدیق حسن خان صاحب اس عقیدے سے یہ وظیفہ پڑھا کرتے تھے

قبلہ دیں مدد ے کعبہ ایماں مدد ے

ابن قیم مدد ے قاضی شوکانی مدد ے (ج ا ص ۲۳)

ابن قیم، قاضی شوکانی فوت شدہ بھی تھے اور دور بھی مگر نواب صدیق حسن خان صاحب ان سے استمداد کیا کرتے تھے۔

(۶۷/۶) جب آپ کے عقیدہ میں رام چندر، لچھمن، کرشن، مہاتما بدھ بھی نبی ہیں اور ہر نبی دور نزدیک سے پکار سنتا ہے تو آپ کے مذہب میں "یا رام چندر مدد ے، یا لچھمن مدد ے، یا کرشن مدد ے، یا مہاتما بدھ مدد ے" کا وظیفہ پڑھنا بھی عین ایمان ہوا۔

(۶۸/۷) یہی زمانہ تھا کہ مرزا قادیانی قادیان کو قبلہ و کعبہ قرار دے رہے تھے اور نواب صدیق حسن خان اہلحدیث قاضی شوکانی یمنی کو قبلہ کعبہ بنا رہے تھے تو قرآن و حدیث کی رو سے زیادہ ثواب کس کو مل رہا تھا۔

(۶۹/۸) نواب وحید الزمان وغیرہ مقلد کا عقیدہ ہے کہ جو سماع موتی کا انکار کرتا ہے وہ اہلحدیث نہیں معتزلی ہے (ہدیۃ المہدی ص ۹۰)

(۷۰/۹) آنحضرت ﷺ یا کسی نبی، ولی کی قبر مبارک کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا جائز نہیں، یہ امور جاہلیت میں سے ہے۔ (عرف الجادی ص ۹۰) اور اس کو جائز ثابت کرنے والا خدا اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا اور حلاوت ایمان سے محروم ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰۳)

(۷۱/۱۰) اور اگر کوئی شخص مدینہ منورہ پہنچ جائے تو اس پر واجب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روضہ اطہر کو زمین کر خاک کے برابر کر دے۔ (عرف الجادی ص ۹۰)

(۷۸/۱۷) ایک شخص کی شہوت سے منی خارج ہونے لگی اس نے عضو خاص کو زور سے پکڑ لیا سکون کے بعد منی خارج ہوئی تو غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ص ۴۳)

(۷۹/۱۸) اگر کسی مرد نے کسی چوپائے (بھیڑ، بکری، بھینس، گدھی، کتیا) کی شرمگاہ میں دخول کیا تو غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۸۰/۱۹) اگر کسی عورت نے کسی چوپائے (کتے، خنزیر وغیرہ) سے یہ فعل کروایا تو اس پر غسل فرض ہے یا نہیں۔ حدیث صحیح صریح سے جواب دیں۔

(۸۱/۲۰) اگر کسی شخص نے زندہ عورت کے ساتھ صحبت کی اور انزال نہ ہوا ہو تو امام بخاری کے نزدیک غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۸۲/۲۱) اگر کسی شخص نے اپنا آلہ تناسل خود اپنی دبر میں داخل کیا تو انزال کے بغیر غسل فرض نہ ہوگا۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۸۳/۲۲) اگر کسی نے مردہ عورت سے صحبت کی تو راجح یہ ہے کہ غسل ضروری نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۸۴/۲۳) اگر کسی عورت نے غیر آدمی (گدھے، ہاتھی، کتے، خنزیر، بندر، گھوڑے، ریچھ وغیرہ) کا ذکر اپنی شرمگاہ میں داخل کیا تو غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۴)

(۸۵/۲۴) اگر کسی عورت نے مردہ مرد کا آلہ تناسل اپنی شرمگاہ میں داخل کیا تو اس پر غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۴)

(۸۶/۲۵) اگر کسی لڑکے سے اغلام بازی کی تو غسل فرض نہیں۔ (نزل الابرار ج ۱ ص ۴۴) اف حدیث کی آڑ میں کیا کچھ ہو رہا ہے ـــــــــ ۱

---

۱ اولئک آبائی فجئنی بمثلهم ـــــــــ (شایان اہل حدیث)

(۸۷/۲۶) اگر کسی عورت نے انگلی استعمال کی تو غسل فرض نہیں۔ (نزول الابرار ص ۴۳) آہ نبی معصوم کی طرف کیسی فقہ منسوب کر دی گئی ہے۔

(۸۸/۲۷) اگر کسی عورت نے لکڑی وغیرہ شہوت رانی کے لئے استعمال کی تو غسل فرض نہیں جب تک انزال نہ ہو۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۸۹/۲۸) اگر عورت نے لکڑی شرمگاہ میں داخل کی لکڑی اندر چلی گئی مگر ہاتھ شرمگاہ کو نہیں لگا تو وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۹۰/۲۹) کسی مرد نے کنواری لڑکی سے صحبت کی اور وہ حاملہ ہو گئی مگر کنوار پن زائل نہیں ہوا تو غسل فرض نہیں۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۹۱/۳۰) اگر محض خیال سے شہوت آئی اور منی خارج ہو گئی تو غسل فرض نہیں۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۳)

(۹۲/۳۱) اگر کسی مرد یا عورت نے لکڑی یا لوہا یا کوئی اور ایسی چیز اپنی دبر میں داخل کی اور وہ خشک نکل آئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۰)

(۹۳/۳۲) اگر بواسیر والے نے اپنے مسے یا کانچ خود اندر داخل کی تو وضو ٹوٹ گیا اور اگر خود بخود داخل ہو گئے تو وضو نہیں ٹوٹا۔ (نزول الابرار ج ۱ ص ۴۰)

(۹۴/۳۳) اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے غیر فطری مقام کو استعمال کرے تو اسے [illegible] انکار بھی جائز نہیں۔ (ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱۲)

(۹۵/۳۴) اگر کوئی عورت متعہ کروائے (یعنی اجرت لے کر زنا کروائے) تو نہ حد نہ تعزیر بلکہ اس پر انکار بھی جائز نہیں۔ (ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱۲)

(۹۶/۳۵) زید نے کسی عورت سے زنا کیا اس نطفہ سے لڑکی پیدا ہوئی تو اس

بچی سے زید بوس و کنار کر سکتا ہے، یہ جائز ہے۔ (عرف الجادی ص ۱۰۹)

(۹۷/۳۶) نظر بازی سے بچنے کے لئے مشت زنی واجب ہے۔

(عرف الجادی ص ۲۰۷)

(۹۸/۳۷) نظر بازی کے جواز کے لئے بوڑھا بابا بھی نوجوان دعا بن کی پٹن خوشی کر سکتا ہے۔ (نزل الابرار ج ۳ ص ۷۷)

(۹۹/۳۸) بعض صحابہ بھی مشت زنی کیا کرتے تھے۔ (عرف الجادی ص ۲۰۷)

(۱۰۰/۳۹) مشت زنی میں کوئی حرج نہیں جیسے بدن کی دوسری موذی فضلات (پاخانہ پیشاب) نکالنے میں کوئی حرج نہیں۔ (عرف الجادی ۲۰۷)

(۱۰۱/۴۰) مشت زنی کرنے والے پر نہ حد ہے نہ تعزیر۔ (عرف الجادی ص ۲۰۸)

حضرات براہ کرم چہل احادیث ان مسائل پر پیش فرمائیں بعض لوگ ہمیں یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے علماء اہلحدیث یہ سب مسائل حدیث کے خلاف لکھتے ہیں ان کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔ اس لئے اگر یہ بات سچ ہے کہ وہ حدیث کا نام محض جھوٹ موٹ لیتے ہیں اور یہ مسائل غلط ہیں تو براہ نوازش ہر مسئلہ کا غلط ہونا تو ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت فرمائیں بہرحال ان کے موافق یا مخالف چالیس احادیث پیش کریں۔

حصہ چہارم...... مسئلہ تقلید

تقلید کی تعریف:

تقلید کہتے ہیں کسی کا قول محض اس حسن ظن پر مان لینا کہ یہ دلیل کے موافق بتا دے گا اور اس سے دلیل کی تحقیق نہ کرنا۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۵۶، ج ۱ ص ۲۶۰،

ج ۱ ص ۳۲۲، ج ۲ ص ۲۶۵) کتاب و سنت کے ماہر کی رہنمائی میں کتاب و سنت پر عمل کرنا۔ (عقد الجید شاہ ولی اللہ ص ۳۷)

تقلید کی تقسیم:

تقلید مطلق یہ ہے کہ بغیر کسی تعیین کے کسی عالم سے مسئلہ پوچھ کر عمل کر لیا جائے جو اہلحدیث کا مذہب ہے اور تقلید شخصی یہ ہے کہ ائمہ اربعہ میں سے ایک امام کی بات مانی جائے جو مقلدین کا مذہب ہے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۵۶)

معرفت دلیل:

اس کو کہتے ہیں کہ دلیل کو پورے طور پر جاننا۔ بالفاظ دیگر یہ جاننا کہ اس کا معارض کوئی نہیں اور یہ منسوخ بھی نہیں وغیرہ ایسے جاننا مجتہد کا خاصہ ہے۔ یہ بالکل صحیح ہے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۴۳) یعنی دلیل میں تین باتیں ضروری ہیں (الف) وہ منع سے سالم ہو یعنی اس کا ثبوت تواتر یا سند صحیح سے ہو۔ (ب) وہ نقض سے سالم ہو اس کے مقدمات ثابت و نتیجہ کی دلالت دعویٰ پر واضح ہو۔ (ج) وہ معارضہ سے سالم ہو یعنی کوئی دلیل اس کے معارض نہ ہو)۔

تقلید کا حکم:

تقلید مطلق واجب ہے (معیار الحق ص ۴۱، تاریخ اہلحدیث ص ۱۲۵، داؤد غزنوی ص ۳۷۵) تقلید شخصی مباح۔ یعنی اس پر کوئی گناہ مرتب نہیں ہوتا وہ یہ کہ مقلد کسی ایک امام کو محقق سمجھ کر ہمیشہ اسی کی بات مانتا رہے مگر اس تعیین کو حکم شرعی نہ سمجھے (فتاویٰ ثنائیہ ج ۱ ص ۲۵۴، معیار الحق ص ۳، تاریخ اہلحدیث ص ۱۲۵، داؤد غزنوی

س ۵۷۳) ہم نے غیر مقلدین کا مسلک تقلید کے بارہ میں ان کے عناصر اربعہ بلکہ ائمہ اربعہ مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی، مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولانا داؤد غزنوی سے باحوالہ ذکر کیا ہے۔

اب مندرجہ ذیل امور جواب طلب ہیں:

(۱/۱۰۲) واجب کی تعریف کیا ہے اور اس کے تارک کا کیا حکم ہے، دونوں باتیں کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض سے بیان کریں۔

(۲/۱۰۳) تقلید مطلق کے واجب ہونے کا ثبوت آیت قرآن یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش فرمائیں۔

(۳/۱۰۴) جب آپ کے ہاں تقلید مطلق واجب ہے تو آپ بھی مقلد ہوئے آپ لوگ اپنے آپ کو غیر مقلد کیوں کہتے ہیں؟

(۴/۱۰۵) مباح کی کیا تعریف ہے اور اس کے تارک اور عامل کا کیا حکم ہے یہ بات حدیث صحیح صریح غیر معارض کے حوالہ سے بیان کریں۔

(۵/۱۰۶) تقلید شخصی کے مباح ہونے کی دلیل قرآن پاک کی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے بیان فرمائیں۔

(۶/۱۰۷) عالم کو مسئلہ بتاتے وقت ہر ہر مسئلہ پر دلیل جو ہم (دیکھو نمبر ۳) کا بیان کرنا فرض ہے یا واجب۔ اور اس کی دلیل آیت یا حدیث بیان کریں۔

(۷/۱۰۸) حدیث کی مشہور کتاب مصنف عبد الرزاق میں صحابہ ؓ اور تابعین کے تقریباً سترہ ہزار ۱۷۰۰۰ فتاویٰ ہیں جن میں صحابہ ؓ اور تابعین نے فتویٰ کے ساتھ کوئی آیت قرآنی یا حدیث دلیل میں بیان نہیں فرمائی تو وہ فرض و واجب کے تارک اور

گنہگار ہوئے یا نہیں؟

(۱۰۹/۸) ان سترہ ہزار ۱۷۰۰۰ فتاویٰ میں سوال کرنے والوں نے کبھی دلیل کا مطالبہ نہیں کیا تو ان کا مطالبہ بلا دلیل ان مسائل کو تسلیم کر لینا تقلید ہی ہے۔ کیا یہ صحابہ مجتہد اور تابعین دلیل کا مطالبہ نہ کرنے کی وجہ سے فاسق ہوئے یا کافر، دلیل حدیث صحیح سے ہو۔

(۱۱۰/۹) کیا ہر ہر عامی آدمی کو ہر ہر جزئی مسئلہ کی دلیل تام جاننا فرض ہے یا واجب اور اس کی کیا دلیل ہے، حدیث صحیح بیان فرمائیں۔

(۱۱۱/۱۰) آپ کے اکثر عوام اپنے علماء سے مسئلہ پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور دلیل تام کی تحقیق نہیں کرتے وہ عوام ان علماء کے مقلد ہوئے یا نہیں۔

(۱۱۲/۱۱) آپ کے عوام نہ دیوبندی علماء سے مسئلہ پوچھتے ہیں نہ بریلوی علماء سے، وہ صرف اپنے علماء سے مسئلہ پوچھتے ہیں تو نمبر ۲ کے موافق یہ تقلید شخصی ہے یا غیر شخصی مطلق۔ ظاہر ہے کہ ایک ہی فقہ کے مسائل پر چلنا تقلید شخصی ہے۔

(۱۱۳/۱۲) مذہب حنفی میں اکثر مسائل پر فتویٰ امام اعظمؒ کے قول پر ہے بعض مسائل میں صاحبینؒ کے قول پر بعض میں امام زفرؒ، امام حسنؒ کے قول پر اس کو آپ کی تقسیم نمبر ۲ کے موافق تقلید شخصی کہا جائے گا یا تقلید مطلق۔

(۱۱۴/۱۳) چونکہ زیر بحث تقلید مجتہد کی ہے اس لئے قرآن و حدیث کی روشنی میں مجتہد کی تعریف بیان فرمائیں۔

(۱۱۵/۱۴) قرآن و حدیث میں مجتہد کی شرائط کیا ہیں، ان کو وضاحت سے بیان فرمائیں۔

(۱۱۶/۱۵) قرآن وحدیث سے یہ وضاحت فرمائیں کہ مجتہد کا دائرہ کار کیا ہے۔

(۱۱۷/۱۶) تقلید کی اس تعریف کے مطابق جو نمبرا پر گزری، خدا اور رسول ﷺ کی بات کو بلا مطالبہ دلیل ماننا تقلید ہے یا نہیں۔

(۱۱۸/۱۷) اس تعریف پر اصول حدیث کے قواعد کو بلا مطالبہ دلیل مان لینا تقلید ہے یا نہیں۔

(۱۱۹/۱۸) اصول حدیث میں خاص شوافع کے فرقہ کے اصول کو ماننا اور حنفی محدثین کے اصول کو نہ ماننا تقلید شخصی ہے یا تقلید مطلق۔

(۱۲۰/۱۹) اسماء الرجال کی کتابوں سے جرح وتعدیل کے اقوال کو بلا مطالبہ دلیل ماننا تقلید ہے یا نہیں۔

(۱۲۱/۲۰) جرح وتعدیل میں شافعی فرقہ کی کتابوں کو بلا مطالبہ دلیل ماننا اور حنفی کتابوں کو نہ ماننا تقلید شخصی ہے یا تقلید مطلق۔

(۱۲۲/۲۱) کتب خانہ میں مشکوۃ کو ماننا اور زجاجۃ المصابیح کو نہ ماننا، بلوغ المرام کو ماننا اور مستدلات حنفیہ کو نہ ماننا، موطا امام مالکؒ کو ماننا اور موطا امام محمدؒ کو نہ ماننا، ترمذی کو ماننا اور طحاوی پر اعتماد نہ کرنا، جزء القراءۃ کو ماننا اور کتاب الآثار کو نہ ماننا کتاب القراءۃ کو ماننا اور کتاب الحجۃ علی اھل المدینۃ کو نہ ماننا یہ تقلید مطلق ہے یا تقلید شخصی کا اثر ہے۔

(۱۲۳/۲۲) حدیث کے صحیح یا ضعیف ہونے میں صرف اپنے فرقہ کے مولوی پر اعتماد کرنا حنفی محدثین پر اعتماد نہ کرنا تقلید شخصی ہے یا مطلق۔

(۱۲۴/۲۳) یہودی اپنے احبار و رھبان کی تقلید مطلق کرتے تھے یا شخصی جواب قرآن یا حدیث صحیح سے دیں۔

(۱۲۵/۲۴) اگر وہ تقلید شخصی کرتے تھے تو ان کے مجتہدین کے نام جن کی طرف فرقے منسوب تھے قرآن و حدیث سے تحریر کریں۔

(۱۲۶/۲۵) منکرین جو اپنے آباء و اجداد کی تقلید کرتے تھے وہ تقلید مطلق تھی یا تقلید شخصی قرآن و حدیث سے ثابت کریں۔

(۱۲۷/۲۶) اگر وہ تقلید شخصی کرتے تھے تو ان میں کتنے فرقے تھے ان کے نام قرآن و حدیث سے بیان فرمائیں۔

(۱۲۸/۲۷) محدثین نے جو حدیث کی قسمیں اور ہر قسم کا حکم بیان فرمایا ہے یہ سب اقسام صراحتاً قرآن و حدیث میں ہیں یا ان اصطلاحات کی بنا ذہنی قسموں کو یہ محدثین کا قرآن و حدیث میں زیادتی ہے تو یہ تقلید ہے یا نہیں۔

(۱۲۹/۲۸) جب تقلید مطلق واجب ہے اور تقلید مطلق کے دو ہی فرد ہیں شخصی و غیر شخصی تو واجب کا حکم دونوں کی طرف جائے گا پھر ایک کو واجب دوسرے کو حرام کہنا یہ نقل غلط ہے۔ جس طرح ظہر کے تمام وقت میں نماز فرض ہے۔ اب اول وقت سے آخر وقت تک حصے برابر ہیں اب جس طرح بھی ادا کرے گا تو واجب ہی ادا ہوگا۔

(۱۳۰/۲۹) کیا آپ کے نزدیک ہر آدمی مجتہد ہے یا بعض مجتہد اور بعض غیر مجتہد قرآن پاک نے تو انسانوں کے دو طبقے بتائے ہیں۔ ولو ردوہ الی الرسول والی اولی الامر منہم لعلمہ الذین یستنبطونہ منہم اور فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ کیا آپ ان آیات کو مانتے ہیں۔

(۱۳۱/۳۰) اب غیر مجتہد دو حال سے خالی نہیں یا تو آپ ان کو از خود ادلہ اربعہ سے استنباط احکام کی اجازت دیں گے یا کسی مجتہد کے استنباط کردہ احکام پر عمل کرائیں گے جیسی

صورت میں وہ مجتہد ہوا اور دوسری صورت میں مقلد اور اس میں چونکہ شرائط اجتہاد نہیں اس لیے اس کا اجتہاد ایسا ہی باطل ہوا جیسے وہ نماز باطل ہے جس میں شرائط نماز نہ پائی جائیں۔

(۱۳۲/۳۱) اب غیر مجتہد اگر مجتہد سے اخذ احکام کرے گا تو دو حال سے خالی نہیں یا تو ایک مجتہد کے مذہب کو باقی مذاہب پر راجح سمجھے گا تو وہ تقلید شخصی کرے گا کیونکہ مرجوح پر عمل بالاجماع ناجائز ہے۔ یا سب کو برابر سمجھ کر کسی ایک پر عمل کرے گا تو یہ بھی ترجیح بلا مرجح ہے جو جائز نہیں۔

(۱۳۳/۳۲) تقلید غیر شخصی کی کیا صورت ہوگی۔ اگر غیر مجتہد سب مجتہدین کے مذاہب کو مساوی جانے گا تو فلاں فلاں مسائل میں ایک مجتہد ایک چیز کو حلال کہتا ہے اور دوسرا حرام کہتا ہے اور اس (غیر مجتہد) کے نزدیک سب برابر ہیں تو کوئی چیز اس کے لئے نہ حرام ہوگی نہ حلال یا ہر چیز حلال بھی ہوگی اور حرام بھی اور یہ بالاتفاق باطل ہے تو سب کو مساوی سمجھنا بھی بالاجماع باطل ہوا۔

(۱۳۴/۳۳) اگر وہ غیر مجتہد چاروں مذاہب کو مساوی اعتقاد کرکے اختیاری ہو جاتا ہے تو تکلیف شرعی باطل ہوئی نہ کچھ فرض رہا نہ حرام رہا بلکہ اگر چاہے تو حلال کی طرف مائل ہو جائے چاہے تو حرام کی طرف مائل ہو جائے پھر یہ تقلید مجتہد کی تو نہ رہی بلکہ اپنی خواہش نفسانی کی تقلید ہوگی۔ قال اللہ تعالیٰ ونهى النفس عن الهوى فإن الجنة هي المأوى اور ایحسب الانسان ان یترک سدی کا مصداق ہوگا مجتہد کا نام تو محض دھوکے کے لئے لے گا اپنی خواہش نفسانی کی تقلید کو اتباع قرآن وحدیث کا نام دے کر گمراہ ہوگا جیسا کہ زمانہ حال کے اکثر غیر مقلدین کی حالت ہے۔

(۱۳۵/۳۴) اگر کوئی غیر مجتہد یہ دعویٰ کرے کہ چاروں مذاہب سے جس کا

مسئلہ قرآن و حدیث سے زیادہ اقرب ہوگا اسی کو ترجیح دوں گا تو محض غلط ہے یہ ایسی ہی ہے کہ کوئی مریض کہے کہ میں ڈاکٹروں کے نسخوں کو خود پرکھوں گا جس کا نسخہ ڈاکٹری اصول سے اقرب ہوگا اس کو استعمال کروں گا یا کوئی ملزم کہے کہ میں ججوں کے فیصلوں کو خود پرکھوں گا جس جج صاحب کا فیصلہ قانون سے اقرب ہوا اسے تسلیم کروں گا کیسی عجیب بات ہے کہ ڈاکٹری سے جاہل کو تو ڈاکٹروں کے چیک کرنے کی اجازت نہ ہو اور قانون سے ناواقف ملزم کی جج صاحبان کے فیصلہ پر تنقید تو توہین عدالت قرار پائے مگر ایک جاہل جو شرائط اجتہاد سے خالی ہو اس کو اختیار دیا جائے کہ مجتہدین پر تنقید کرے۔

(۳۵/۱۳۶) اگر مقلد ائمہ اربعہ کے مذاہب میں سے ایک کو راجح سمجھے تو اسے راجح پر عمل کرنا لازم ہے کیونکہ مذہب مرجوح مثل منسوخ کے ہے، اس لئے راجح کے مقابلہ میں مرجوح کو اختیار کرنا باجماع امت باطل ہے بلکہ اسے راجح پر عمل کرنا ہوگا۔

(۳۶/۱۳۷) اب رہا یہ سوال کہ مقلد ترجیح کیسے دے گا تو ترجیح کے دو طریقے ہیں ایک یہ کہ ہر ہر مسئلہ میں مذاہب اربعہ کے دلائل کا تفصیلی علم حاصل کرکے پھر ایک کو ترجیح دے تو یہ کسی مقلد یا غیر مقلد کے بس کی بات نہیں، اگر کوئی غیر مقلد ایسا دعویٰ کرے تو ہم اسے کیف ما اتفق فقہ کے مختلف ابواب سے ایک سو مسائل پیش کریں گے وہ غیر مقلد ہر مسئلہ پر چاروں ائمہ کا مسلک بتائے گا پھر ہر ہر مسئلہ پر چاروں اماموں کے دلائل بیان کرے پھر ان پر مخالفین کے اعتراضات نقل کرکے ہر ایک کا جواب دے اور پھر صحیح صریح احادیث سے ترجیح دے، ہم نے مدت سے غیر مقلدین کو یہ دعوت دے رکھی ہے مگر کوئی غیر مقلد اس کے لئے تیار نہیں، بس یہ طریقہ تو ممکن نہیں (اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ) مقلد کی ترجیح اجمالاً ہوتی ہے جیسے کوئی مریض کسی ڈاکٹر کے ہر ہر نسخہ کو

چیک کرنے کی اہلیت تو نہیں رکھتا مگر اجمالاً جانتا ہے کہ فلاں ڈاکٹر صاحب کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے ہزاروں مریضوں کو شفاء بخشی ہے اور علاقہ بھر کے بڑے بڑے ڈاکٹر اس سے مشورہ کرتے ہیں اور بڑے بڑے ڈاکٹر اسے اپنا امام مانتے ہیں جیسے سخی حاتم کو، پہلوان رستم کو، محدثین امام بخاریؒ کو، مجتہدین امام ابو حنیفہؒ کو نحوی خلیل و اخفش کو اپنا امام مانتے ہیں، ان کے متواتر شہادتوں سے اس کی افضلیت کا یقین دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے اسی طرح عامی آدمی کے دل میں ایک امام کی افضلیت کا اعتقاد آجاتا ہے اور اس کے مذہب کو راجح سمجھتا ہے۔ (یہی تقلید شخصی ہے)

(۱۳۸/۳۷) دیکھئے عام مقلد بھی صحیح بخاری کی حدیثوں کو دوسری حدیثوں پر ترجیح دیا کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ انہوں نے بخاری کی ہر سند اور ہر راوی کو چیک نہیں کیا بلکہ ائمہ فن حضرات محدثین ان کو اپنا امام مانتے ہیں یہی دلیل اجمالی عامی کے لئے وجہ ترجیح ہے تو اسی طرح امام ابو حنیفہؒ کو ائمہ فن نے امام اعظم کا لقب دیا ہے جس سے عوام پر بھی آپ کی افضلیت عیاں ہے۔

(۱۳۹/۳۸) بعض اوقات عوام کے لئے وجہ ترجیح میں سہولت ہوتی ہے جس طرح صوبہ یمن میں حضرت معاذؓ کے اجتہادات سہل الحصول تھے اس لئے یمن کے لوگ آپ کے ہی فتاویٰ پر بلا مطالبہ دلیل عمل کرتے تھے یہی تقلید شخصی ہے، اس طرح پاک و ہند میں حنفی مسلک کے مفتی ہر جگہ موجود ہیں اور یہی مذہب سہل الحصول ہے اس لئے ان ملکوں کے تمام محدثین، تمام فقہاء، تمام مفسرین تمام سلاطین تمام مجاہدین امام صاحب کی تقلید کرتے رہے ہیں اور شاہ ولی اللہؒ اپنے رسالہ "الانصاف" میں فرماتے ہیں کہ اس ملک میں امام ابو حنیفہ کی تقلید سے باہر نکلنا شریعت محمدیہ سے باہر نکلنے کے

مترادف ہے

(۳۹/۱۴۰) عوام اہل اسلام یہ بھی جانتے ہیں کہ اختلاف دین و دنیا میں نہایت مضر ہے اور اتفاق مطلوب و مرغوب ہے۔ دیکھئے خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ افضل نماز وہ ہے جس کا قیام لمبا ہو اور قرأت قرآن زیادہ ہو مگر جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے لمبی سورت پڑھنے سے جماعت سے ایک آدمی کٹ گیا تو آنحضرت ﷺ سخت ناراض ہوئے اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو فتنہ پرداز تک فرما دیا (بخاری) الغرض اگر ایک واجب کے ادا کرنے کے دو طریقے ہوں مگر ایک طریقہ میں امت کا اتفاق رہتا ہو اور دوسرے طریقہ میں اختلاف پڑتا ہو تو جو طریقہ اتفاق والا ہوگا وہی متعین رہے گا۔ چونکہ اس ملک میں شروع سے سب لوگ حنفی مسلک پر رہے ہیں اس لئے اب عوام کے لئے بھی ترجیح اسی مذہب کو ہوگی۔ کیونکہ اس صورت میں اتفاق رہتا ہے۔ چنانچہ مشاہد اور متواتر ہے کہ ایک ہزار سے زائد عرصہ تک یہاں صرف حنفی تھے اور بالکل اتفاق تھا۔ مساجد خالص عبادت گاہ تھیں، کوئی لڑائی جھگڑا نہ تھا، اور یہ بھی متواتر اور مشاہد ہے کہ جب غیر مقلدین نے اس اتفاق کو ختم کیا اسی دن سے اختلاف کا جہنم گرم ہو گیا۔ ہر مسجد میدان جنگ بن گئی، سینکڑوں مسجدوں کو تالے لگے، ہزاروں روپے مسلمانوں کے مقدمات میں گئے، اور بعض مقدمے ہائیکورٹ سے گزر کر پریوی کونسل لندن تک پہنچے اور یہ فتنے صرف تقلید امام سے انحراف کے نتیجہ میں ظاہر ہوئے اس لئے اس ملک میں ایک عامی کے لئے یہ اجمالی دلیل کافی ہے کہ حنفیت میں اتفاق ہے اور اس کے ترک میں اختلاف و انتشار ہے۔

(۴۰/۱۴۱) صحیح بخاری شریف سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زبردست

آزادی اور تقلید مطلق کا جھانسہ دے کر ایسا کرادیا کہ بنا جماع اس کی نماز باطل ہوگئی۔

(۴۴/۱۳۵) تقلید کا لفظ تقلید مطلق میں بھی آتا ہے اور تقلید شخصی میں بھی مگر تقلید مطلق کو واجب کہتے وقت آپ کبھی یہ نہیں کہتے کہ تقلید کا لفظ قرآن و حدیث میں انسان کے لئے استعمال نہیں ہوا اس لئے تقلید مطلق کو واجب نہیں کہا جا سکتا مگر تقلید شخصی کی بحث میں اس لفظ تقلید کے بارہ میں ایسے بیہودہ سوالات اٹھائے جاتے ہیں ۔۔۔

(۴۵/۱۳۶) تقلید کا معنی کتے کا پٹہ کیا جاتا ہے، آخر کون سی حدیث میں یہ فرق ہے کہ تقلید مطلق میں یہ معنی نہ ہو یا کتے کے پٹے کو انسان کے گلے کے لئے واجب قرار دیا جارہا ہو اور تقلید شخصی میں یہ لفظ حرام اور شرک بن جائے انسان کے لئے قابل استعمال ہی نہ رہے۔

(۴۶/۱۳۷) عام طور پر غیر مقلدین کہا کرتے ہیں کہ تقلید لازمہ جہالت ہے اور مقلد جاہل ہوتا ہے تو تقلید مطلق جس کو واجب کیا جاتا ہے اس میں بھی یہی لفظ تقلید ہے تو کیا تقلید مطلق واجب ہونے کا یہ معنی ہے کہ جاہل رہنا واجب ہے اور تحقیق کرنا حرام ہے۔

(۴۷/۱۳۸) عام طور پر غیر مقلدین کہا کرتے ہیں کہ تقلید کا معنی ہے قرآن و حدیث کے خلاف کسی امتی کی بات پر عمل کرنا تو اس کے ساتھ یہ کہنا کہ تقلید مطلق واجب ہے اس کا تو یہ معنی ہوا کہ قرآن و حدیث پر عمل کرنا حرام ہے کیونکہ تقلید جو واجب تھی اس واجب کا ترک لازم آیا وہ حرام ہے۔

(۴۸/۱۳۹) ایک طرف غیر مقلدین تقلید کو لعنت کہتے ہیں دوسری طرف تقلید مطلق کو واجب کہہ کر اپنی جماعت کو مجبور کرتے ہیں کہ یہ لعنت کا طوق گردن میں ڈالنا یہ واجب ہے اور اس لعنت کے طوق کو گردن سے نکالنا حرام ہے کیونکہ اس سے ترک

واجب لازم آتا ہے ....

(۱۵۰/۴۹) ایک طرف تقلید کو شرک لکھا جاتا ہے، دوسری طرف اس تقلیدی شرک کو امت پر واجب بھی کیا جا رہا ہے ....

(۱۵۱/۵۰) غیر مقلدین کہتے ہیں کہ ایک امام کی تقلید شرک ہے اور ائمہ اربعہ کی مطلق تقلید واجب ہے، یہ مسئلہ کسی حدیث صحیح صریح سے ثابت کر دیں۔

(۱۵۲/۵۱) اور کیا پھر یہ صحیح ہے کہ ایک بت کو سجدہ کرنا شرک ہے اور چار بتوں کو بار بار سجدہ کرنا واجب ہے، جواب حدیث صحیح صریح سے دیں۔

(۱۵۳/۵۲) اگر ایک امام کے سارے اجتہادات کو تسلیم کرنا شرک ہے تو کیا صحیح بخاری کی ساری حدیثوں کو صحیح سمجھنا امام بخاری کو معصوم عن الخطا ماننا نہیں۔

(۱۵۴/۵۳) بعض لامذہب کہتے ہیں کہ تقلید کا لفظ استعمال کرنا ہی ناجائز ہے، کیا کسی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض میں اس لفظ کے استعمال کا منع آیا ہے اور کیا تقلید مطلق کے واجب ہونے پر کوئی صحیح حدیث موجود ہے؟

(۱۵۵/۵۴) بعض جاہل کہا کرتے ہیں کہ یہ لفظ اس معنی میں قرآن و حدیث میں نہیں آیا اس لئے ناجائز ہے تو بتایا جائے کہ اصول حدیث کے تمام الفاظ، حدیث کی اقسام اور جرح و تعدیل کی تمام اصطلاحات انہی معنوں میں قرآن و حدیث میں ہیں اگر نہیں ہیں تو ان کا استعمال بھی حرام و ناجائز ہے یا نہیں۔

(۱۵۶/۵۵) جب یہ لفظ قرآن و حدیث میں ان اصطلاحی معنوں میں نہیں ہے تو اس کا حکم شرک حرام وغیرہ آپ کہاں سے لاتے ہیں ....

(۱۵۷/۵۶) بعض لامذہب کہا کرتے ہیں کہ ائمہ اربعہ کا نام حدیث میں دکھاؤ

تو پہلے وہ ائمہ صحاح ستہ کا نام ہی احادیث میں دکھا دیں

(۵۷/۱۵۸) بعض لا مذہب کہتے ہیں ہدایہ، قدوری، عالمگیری کا نام حدیث میں دکھاؤ تو عرض ہے کہ تم صحاح ستہ کا نام حدیث میں دکھاؤ۔

(۵۸/۱۵۹) اللہ تعالیٰ نے جب فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو یہ حکم تھا اس کی اس کے ساتھ دلیل نہ تھی تو بلا مطالبہ دلیل سب فرشتوں نے اس حکم کی تعمیل کی اسی کا نام تقلید ہے اور شیطان نے تقلید کا ہار گلے میں نہ ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا۔

(۵۹/۱۶۰) جو نعرہ شیطان نے لگایا تھا انا خیر منہ وہی نعرہ آج ہر غیر مقلد کا کیوں ہے آپ صحابہ کے اقوال پیش کریں تو وہ کہتا ہے انا خیر منہ۔

(۶۰/۱۶۱) اگر شیطان غیر مقلد نہیں تھا تو بتائیں کہ وہ کس کا مقلد تھا حوالہ قرآن و حدیث سے پیش کریں ..

(۶۱/۱۶۲) بعض لا مذہب کہتے ہیں کہ شیطان نے قیاس کیا تھا جیسا کہ مجتہدین قیاس کرتے ہیں تو سوال یہ ہے کہ کیا واقعی شیطان مجتہد تھا دلیل قرآن سے دیں۔

(۶۲/۱۶۳) اگر واقعی شیطان مجتہد ہے تو بنص حدیث بخاری شریف اسے اس اجتہاد پر ایک اجر ملنا ضروری تھا نہ کہ لعنت کا طوق، کیا شیطان کو اجر ملا۔

(۶۳/۱۶۴) کیا واقعی ائمہ اربعہ آپ کے نزدیک شیطان کی طرح لعنتی ہیں یا اس سے زیادہ کیونکہ اس نے ایک مسئلہ میں قیاس کیا اور ائمہ مجتہدین نے لاکھوں مسائل میں قیاس کیا، جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے عنایت فرما دیں ۔ ....

(۶۴/۱۶۵) شیطان نے جو قیاس کیا اس کو اتنا ہی گناہ ہوا اور اس کی تقلید نہیں

ہوئی لیکن ائمہ مجتہدین نے ہزاروں قیاس کئے اور کروڑ ہا لوگوں نے ان کی تقلید کی۔ ان کروڑ ہا مقلدین کے گناہ میں بھی ائمہ مجتہدین شریک رہیں گے یا نہیں۔

(۹۵/۱۶۶) ایک امام کی تقلید شخصی حرام ہے، اس پر کوئی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض ہو تو پیش کریں ورنہ اپنی طرف سے حرام حلال بنانا یہ تشریع جدید ہے اور یہود و نصاریٰ کے احبار و رہبان کی تقلید کا طریقہ ہے۔

(۹۶/۱۶۷) کیا تقلید شخصی سے بچنے کے لئے ہر مسئلہ کے لئے امام بدلنا فرض ہے یعنی ایک مسئلہ ایک امام سے پوچھ لیا تو جائز۔ اگر دوسرا بھی اسی سے پوچھ لیا تو حرام تو اس حکم جواز و عدم جواز پر آیت قرآنی یا حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش کریں۔

(۹۷/۱۶۸) یا آپ کے نزدیک فرق دنوں کے حساب سے ہے کہ ایک دن امام سے مسئلہ پوچھنا فرض ہے دوسرے دن اس امام سے مسائل پوچھنے حرام اور دوسرے سے پوچھنے فرض، تیسرے دن پہلے دونوں سے مسائل پوچھنے حرام ہیں تیسرے سے پوچھنے فرض۔ یعنی ہر روز ایک امام تبدیل کرنا فرض ہے تو براہ نوازش اس کی دلیل قرآن کی کسی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش کریں۔

(۹۸/۱۶۹) یا آپ کے نزدیک مدت اس کی ایک ایک ماہ ہے کہ ایک ماہ ایک امام سے مسئلہ پوچھنا جائز دوسرے ماہ اس سے حرام۔ اسی طرح ہر ماہ نیا امام ہو یا ہر سال نیا امام ہو تو یہ مدت آیت قرآنی یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش کریں۔

(۹۹/۱۷۰) نماز میں قرأت قرآن فرض ہے تو قرآن کی سات متواتر قرأتیں ہیں تو ہر ہر قرأت سیکھنا فرض ہے اور ہر قرأت پر نماز میں قرآن پڑھنا فرض ہے۔ اگر کوئی ساری عمر نماز کی یہ فرض قرأت ایک ہی قرأت میں ادا کرے تو وہ فرض کا تارک حرام

گار ہوگا یا نہیں

(۲۷۰/۱۷۰) جب متواتر قرأتیں سات ہیں تو ایک قرأت پر فرض نماز ادا کرنے والے کا پورا فرض ادا ہوا یا ساتواں حصہ فرض ادا ہوا

(۲۷۱/۱۷۱) اگر کوئی عورت یہ کہے کہ مطلق نکاح سنت ہے مگر ساری عمر ایک ہی کے نکاح میں رہنا حرام ہے کیونکہ یہ تقلید شخصی کی مانند ہے۔

(۲۷۲/۱۷۲) جب غیر مقلدوں کے ہاں نکاح بھی جائز ہے اور متعہ بھی جائز ہے، اگر کوئی عورت صرف نکاح میں زندگی گزار دے، متعہ والی آیت اور احادیث پر ساری عمر عمل نہ کرے تو وہ گنہگار ہوگی یا نہ؟ اور جو عورت ایک ماہ نکاح میں رہے اور دوسرے ماہ متعہ کرائے، اس طرح ہر ہر ماہ باری باری دونوں نصوص پر عمل کرتی رہے اس کو پہلی عورت سے کتنے گنا زیادہ ثواب ملے گا۔

(۲۷۳/۱۷۳) قرآن پاک میں ہے واتبع ملۃ ابراھیم حنیفا۔ حنیف کو صفت حسنہ میں شمار کیا ہے جس طرح حنیف یک رخا ہوتا ہے ایسے ہی تقلید شخصی کرنے والا بھی یک رخا ہوتا ہے اور خدا کی عبادت واطاعت میں یک رخا ہونا خدا کو پیارا ہے حرام نہیں۔

(۲۷۴/۱۷۵) حنیف کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں ان شر الناس عند اللہ یوم القیامۃ ذو الوجہین۔ تقلید شخصی انسان کو ذوالوجہین بننے سے روکتی ہے اور تقلید غیر شخصی میں جب نفس پرستی اور سہل انگاری شامل ہو جائے تو انسان کو ذوالوجہین بنا دیتی ہے

(۲۷۵/۱۷۶) قرآن پاک نے کافروں کا طریقہ بتایا ہے یحلونہ عاما و یحرمونہ عاما وہ ایک سال اس کو حلال سمجھتے دوسرے سال حرام سمجھتے۔ تقلید شخصی انسان

کو اس بدعادت سے بچاتی ہے اور غیر شخصی میں جب نفسانیت شامل ہو جائے تو انسان کو اس بدعادت کا عادی بنا دیتی ہے۔

(۷۶/۱۷۷) آنحضرت ﷺ نے منافق کے بیان میں اس کی ایک بدعادت یہ بیان فرمائی: لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء۔[1] اور فرمایا کہ کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین[2] تقلید شخصی اس منافقانہ عادت سے بچاتی ہے ور تقلید غیر شخصی انسان کو اس بدعادت کا خوگر بنا دیتی ہے۔

(۷۷/۱۷۸) مجتہد کی تقلید شخصی کی بنیاد حسن ظن پر ہے جب کہ غیر مجتہدین کی تقلید شخصی سلف سے بدگمانی اور بدزبانی پر ہے، اول مطلوب ثانی معیوب ہے۔

(۷۸/۱۷۹) عام طور پر غیر مقلدین، مقلدین کو پٹے والا کتا کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر مقلد بے پٹہ کتا ہوتا ہے جو کتا کسی گھر کا رکھوالا ہوتا ہے گھر والے اس کی ساری ضروریات کا خیال رکھتے ہیں روٹی، دودھ، گھی تک کھلاتے ہیں اور جو بے پٹہ کتا ہوتا ہے کوئی گھر والا اس کا خیال نہیں رکھتا، آخر بھوک سے بے تاب ہو کر چوری کسی کی روٹی اٹھائی وہاں سے ڈنڈے کھائے کسی کے دودھ کو منہ لگا دیا وہاں سے پٹائی ہوئی ایسے کتے کو کوئی دروازے کے قریب بھی نہیں بھٹکنے دیتا، ہر طرف مارو دوڑاؤ کا شور ہوتا ہے، آخر در در کھا کر ہر دروازے سے دور دور کی آوازیں سن کر گندی روٹی سے نجاست چاٹ کر پیٹ بھرتا ہے

(۷۹/۱۸۰) جس طرح منکرین حدیث کہتے ہیں کہ حدیث تو حجت ہے مگر خبر واحد حجت نہیں اسی طرح غیر مقلدین کہتے ہیں کہ تقلید مطلق تو حجت ہے مگر تقلید شخصی حجت نہیں دونوں کا ایک ہی طریق کار ہے وہ دونوں وجہ فرق بیان کریں۔

---

[1] یعنی نہ ادھر کے نہ ادھر کے۔ [2] وہ بکری جو دو بکروں کے درمیان پریشان ہو کر گھومتی جاتے۔

(۱۸۱/۸۰) اگر تقلید شخصی حرام ہے تو کسی مذہب کو (حتیٰ غیر مقلدو) کتاب لکھنے کا کوئی حق نہیں کیونکہ وہ کتاب اس کی تحقیق شخصی ہے اپنی تحقیق شخصی پر لوگوں کو لگانا اور اپنی تحقیق شخصی ان پر مسلط کرنا تو کیسے حرام نہ ہوگا؟ ہے اور غیر مقلد عوام کا اسے قبول کر لینا بھی حرام ہے۔

(۱۸۲/۸۱) اگر تقلید شخصی حرام ہے تو ہر مذہب غیر مقلد کو دین پر تقریر کرنا خود اپنی تحقیق میں دیا ہوا حق پڑھتے وقت طلباء کے سامنے تو یہ بھی حرام ہے اور ان کو تعلیم دینا بھی حرام کیونکہ یہ تحقیق شخصی پیش کر رہا ہے اور وہ قبول کر رہے ہیں۔

(۱۸۳/۸۲) اگر تقلید شخصی اس لئے شرک و حرام ہے کہ مجتہد معصوم نہیں تو چار غیر معصوموں کی تقلید باری باری کیوں جائز ہے جبکہ کوئی امام بھی کسی مسئلہ میں معصوم نہیں (جو آپ کی نظر میں اس کے ہے)

(۱۸۴/۸۳) اگر مجتہد کی تقلید شخصی اس لئے حرام ہے کہ مجتہد معصوم نہیں تو راویان حدیث بھی تو معصوم نہیں ان کی روایات کیسے حجت بن جاتی ہیں۔ آپ کا دن رات یہی اشتہار ہی حدیث کا کیسے مٹی طریقہ سے کیا چالاں (ایک ڈرامہ)

(۱۸۵/۸۴) اگر مجتہد کی تقلید شخصی اس لئے حرام ہے کہ وہ معصوم نہیں تو محدثین کی تصحیح و تضعیف احادیث بھی ان کی رائے پر مبنی ہے اس رائے میں بھی وہ معصوم نہیں، کیا اس کو حجت ماننا بھی شرک اور حرام ہے یا نہیں؟

(۱۸۶/۸۵) اگر فقہ اس لئے چھوڑنی چاہئے کہ ظنی ہے تو کیا قرآن ہے کہ فقہ کے اجماعی مسائل تو ظنی نہیں کیونکہ اجماع معصوم عن الخطا ہے تو اجماعی مسائل کو چھوڑنے کا کیا حکم ہے۔ احادیث میں بھی تو متواتر بہت کم ہیں اکثر احادیث صحیحہ بھی اخبار آحاد اور ظنی ہیں وہاں اس ظن کو کیوں تسلیم کیا جاتا ہے۔ جواب غیر مقلدین کے سر قرض ہے۔

حصہ پنجم

حضرات علماء کرام! ذیل میں دیئے گئے سوالات کا جواب قرآن پاک کی صریح آیت یا صحیح صریح غیر معارض احادیث سے عنایت فرمائیں کیونکہ غیر مقلدین کا دعویٰ ہے کہ ہر ہر مسئلہ صراحۃً قرآن و حدیث میں موجود ہے اگر جواب قرآن و حدیث کے علاوہ ہوگا تو قبول نہیں ہوگا۔

(۱۸۷/۱) کیا قرآن و حدیث میں گناہ کی دو قسمیں گناہ کبیرہ، گناہ صغیرہ بیان کی گئی ہیں اور کہاں

(۱۸۸/۲) گناہ کبیرہ اور گناہ صغیرہ کی تعریف جامع مانع قرآن پاک کی آیت یا حدیث صحیح سے پیش کریں، کسی امتی کا قول پیش نہ کریں۔

(۱۸۹/۳) گناہ کبیرہ کی دنیوی سزا کی ایک ہی قسم (یعنی حد) ہے یا دو قسمیں (حد اور تعزیر) ہیں جواب بشرائط بالا قرآن و حدیث سے دیں۔

(۱۹۰/۴) حد اور تعزیر کی تعریف جامع مانع قرآن و حدیث سے بیان فرمائیں، کسی امتی غیر معصوم کا قول پیش نہ کریں۔

(۱۹۱/۵) کیا شبہات سے حدود ساقط ہو جاتی ہیں، جواب قرآن و حدیث سے پیش کریں۔

(۱۹۲/۶) شبہ کی کتنی قسمیں ہیں اور ہر قسم کی جامع مانع تعریف قرآن و حدیث سے بیان فرمائیں۔

(۱۹۳/۷) ترمذی ج ۱ ص ۱۲۹، ابن ماجہ ص ۱۸۷ پر یہ حدیث ہے من بنی

بہیمۃ فلا حد علیہ، یعنی جس شخص نے کسی جانور (گائے، بھینس، بکری، بھیڑ، مرغی، گدھی وغیرہ) سے بدفعلی کی یا (بلی، کتے، بھیڑئیے، بندر، گدھے وغیرہ) سے بدفعلی کر دی اس پر کوئی حد نہیں، کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، امام ترمذی، امام ابن ماجہ اور جتنے محدثین اس پر خاموش ہیں ان سب کے نزدیک یہ کام حلال اور جائز ہیں

(۸/۱۹۴) بیوی نے فرض روزہ رکھا ہوا تھا خاوند نے اس سے صحبت کر لی، یہ صحبت حرام ہے یا حلال، دونوں کو سنگسار کیا جائے گا، یا کیا حد ہے۔

(۹/۱۹۵) بیوی حیض سے تھی، اس سے صحبت حلال ہے یا حرام اور صحبت کرنے پر دونوں پر کیا حد لگے گی، حد ہے یا نہیں ...

(۱۰/۱۹۶) بیوی نفاس میں تھی اس سے صحبت حلال ہے یا حرام، اگر اسی حال میں دونوں صحبت کر لیں تو ان پر حد ہے یا نہیں .....

(۱۱/۱۹۷) بیوی فرض حج کر رہی تھی تو حالت احرام میں خاوند سے صحبت کر لی دونوں پر رجم و جلد میں سے کون سی حد جاری ہوگی .

(۱۲/۱۹۸) ایک آدمی نے فقہ محمدیہ میں پڑھ کر منی کھانا جائز ہے، اس نے منی کھالی اس پر کتنے کوڑے حد جاری کی جائے گی....

(۱۳/۱۹۹) ایک شخص نے سود کا پیسہ کھایا جو یقیناً قطعی حرام ہے اس پر کتنے کوڑے حد ہے ..

(۱۴/۲۰۰) ایک شخص نے بلا اضطرار خنزیر کا گوشت کھایا قرآن و حدیث میں اس پر کتنے کوڑے حد ہے....

مال سے نکاح جائز لکھا ہے۔

(۲۱۰/۲۴) کیا قرآن وحدیث میں مندرجہ بالا مسئلہ صراحتاً ہے تو وہ آیت یا حدیث لکھیں اور اپنا مسلک اس میں بحوالہ کتاب لکھیں۔

(۲۱۱/۲۵) حدیث من وقع علی ذات محرم فاقتلوہ صحیح ہے یا ضعیف اس کی سند کے راوی عبادہ بن منصور، اسماعیل بن ابی حبیبہ اور داؤد بن الحصین عن عکرمہ کے بارہ میں توثیق ثابت فرمائیں۔

(۲۱۲/۲۶) اس حدیث میں ذات محرم سے نکاح کا ذکر ہے یا بلا نکاح وطی کا اور یہ قتل حد ہے یا تعزیر، یہ صراحت حدیث صحیح سے لائیں۔

(۲۱۳/۲۷) جس حدیث میں باپ کی زوجہ سے نکاح کرنے والے کے قتل اور اس کا مال لوٹنے کا ذکر ہے، یہ حد ارتداد کی ہے یا صرف نکاح کی۔

(۲۱۴/۲۸) کیا اس نے نکاح کے بعد صحبت بھی کی تھی یا نہیں، یہ جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش کریں۔

(۲۱۵/۲۹) اگر کوئی شخص اپنی محرمہ سے نکاح کر کے صحبت کرے تو اس کے بارے میں حد کے واجب ہونے کی کوئی صحیح غیر معارض حدیث ہو تو لائیں۔

(۲۱۶/۳۰) اگر اس کو تعزیراً قتل کر دیا جائے جیسا کہ درمختار ج ۳ ص ۱۶۹ پر ہے تو یہ تعزیر کس حدیث صحیح صریح غیر معارض کے خلاف ہے۔

(۲۱۷/۳۱) جب کہ غیر مقلدین کی کتاب عرف الجادی کے موافق زنا کے نطفہ سے پیدا شدہ لڑکی سے (جو بیٹی ہے) نکاح کر کے ساری عمر صحبت کرے تو حلال ہے تو حد نہ تعزیر اور احناف کے نزدیک ایک قول میں حد اور ایک قول میں تعزیر ہے جو قتل تک

ہے تو آپ کس منہ سے احناف پر اعتراض کرتے ہیں۔

(۲۱۸/۳۲) جب آپ کی کتاب نزل الابرار ج ۲ ص ۳ پر ہے کہ متعہ کا جواز قرآن کی قطعی آیت سے ثابت ہے اور ہدیۃ المہدی ج ۱ ص ۱۱۸ پر ہے کہ متعہ کرنے کرانے پر انکار بھی جائز نہیں چہ جائیکہ حد یا تعزیر ہو اور احناف کے نزدیک اجرت دے کر زنا کرنا گناہ کبیرہ ہے جس کی سزا ایک قول میں حد ہے والحق وجوب الحد کالمستاجرۃ للخدمۃ۔ درمختار ج ۳ ص ۱۵۷ اور ایک قول میں تعزیر ہے پھر آپ احناف پر کیوں اعتراض کرتے ہیں، کیا آپ کو خطرہ ہے کہ آپ کی عورتیں حد یا تعزیر کے خوف سے متعہ کرانا نہ چھوڑ دیں اور کاروبار میں کمی نہ آئے۔

(۲۱۹/۳۳) عرف الجادی ص ۲۰۷ پر لکھا ہے کہ اگر نظر بازی کا خوف ہو تو مرد کو ہاتھ سے اور عورت کو پتھر وغیرہ سے منی نکالنا واجب ہے، یہ مسئلہ کس حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت ہے۔

(۲۲۰/۳۴) عرف الجادی ص ۲۰۷ پر ہے کہ بعض صحابہ ؓ بھی مشت زنی کیا کرتے تھے ان صحابہ ؓ کے اسماء گرامی حدیث صحیح غیر معارض سے پیش کریں۔

(۲۲۱/۳۵) عرف الجادی ص ۲۰۸ پر ہے کہ جو مرد یا عورت اپنے ہاتھ سے منی خارج کرے نہ ان پر حد ہے نہ تعزیر بلکہ ایسے باعصمت مسلمان کو ایذا پہنچانا حرام ہے، اس کا ثبوت کسی آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش کریں۔

(۲۲۲/۳۶) عرف الجادی ص ۵۲ پر ہے کہ ماں بہن بیٹی کے صرف قبل و دبر کے دو سوراخ چھوڑ کر باقی سارا جسم دیکھنا بھی جائز ہے اور ہاتھ پھیرنا بھی جائز ہے اس مسئلہ کا ثبوت کسی آیت قرآنی یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش فرمائیں۔

اور علامہ ابن عمر ہیں ابن صلاح سے بہت بلند ہیں (ج ۳ ص ۲۰۳ بحوالہ ادب ج ۲ ص ۲۱۸ حاشیہ) اور یہی قول اکثر محققین کا ہے۔ آپ لوگ قرآن و حدیث کی روشنی میں کس کو راجح قرار دیتے ہیں

(۴/۲۲۸) بخاری اور مسلم کی عظمت کی دلیل یہ بیان کی جاتی ہے کہ امت میں ان کو تلقی بالقبول حاصل ہے اور یہ مشاہدہ ہے کہ ان دونوں کتابوں کو تلقی بالقبول صرف علماء کو حاصل ہے جو اہلسنت والجماعت کا ۲ فیصد ہیں بمشکل اور ائمہ اربعہ کے مذاہب کو تلقی بالقبول سو فیصد اہلسنت والجماعت میں حاصل ہے جن میں سے ۹۸ فیصد اہلسنت والجماعت میں صرف امام اعظم کے مذہب کو حاصل ہے تو کیا یہ تلقی بالقبول مذاہب اربعہ خصوصاً مذہب حنفی کی عظمت وحقانیت کی دلیل ہے یا نہیں

(۵/۲۲۹) ۳۴ متفق علیہ احادیث پر تنقید خود اہل سنت نے کی ہے (اعجاز النظر شرح نخبۃ الفکر ص ۷۵) لیکن ائمہ اربعہ کے اجماعی مسائل پر تنقید نہیں ہو سکی، کیا اس سے مذاہب اربعہ کے اجماع کی عظمت صحیحین پر ثابت نہیں ہوتی

(۶/۲۳۰) امام بخاری کی احادیث میں سے ۱۱۲ احادیث پر تنقید ہوئی ہے صحیح مسلم کی احادیث میں سے ۱۳۰ احادیث پر تنقید ہوئی ہے۔ اور امام بخاریؒ نے ۴۳۵ ان راویوں سے حدیث لی ہے جن سے امام مسلمؒ نے حدیث نہیں لی۔ اور ان میں سے ۸۰ راوی متکلم فیہ ہیں امام مسلمؒ نے ۶۲۰ ایسے راویوں سے حدیث لی ہے جن سے امام بخاریؒ نے حدیث نہیں لی اور ان میں سے ۱۶۰ راوی متکلم فیہ ہیں۔ (اعجاز النظر ص ۷۵) اس کے برعکس امام اعظمؒ کے بارہ لاکھ نوے ہزار مسائل میں سے پانچ یا سات مسائل پر تنقید ہوئی، یہ امام صاحب کی عظمت وجلالت کی دلیل ہوئی یا نہیں۔

(۲۲۱/۷) امام ابوحنیفہ تابعین میں سے ہیں اور امام بخاری اور امام مسلم تبع تابعین میں سے بھی نہیں ہیں اور امام صاحب والذین اتبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم کی بشارت میں شامل خیر القرون کی احادیث کے مصداق ہیں تو بخاری و مسلم سے افضل ہوئے یا نہ۔

(۲۲۲/۸) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تمام امت سے افضل ہونا منصوص، امام اعظم کا بعد کے مجتہدین سے افضل ہونے پر امت کا اجماع، اور امام بخاری کا بعد کے محدثین سے افضل ہونا مقلدین کا قول ہے ابن صلاح وغیرہ کا۔ لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت کا یہ مطلب نہیں لیا جاتا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کے مقابلہ کسی کی حدیث نہیں لی جائے گی، امام ابوحنیفہ کی افضلیت کا یہ مطلب نہیں لیا جاتا کہ مسائل اجتہادیہ میں امام صاحب کا اجتہاد لیا جائے تو ان کے مقابلہ میں کسی کا اجتہاد قبول نہیں کیا جائے گا لیکن امام بخاری کے بارہ میں غیر مقلدین یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کی روایت کے مقابلہ میں نہ ان سے پہلے مجتہد کی روایت مانی جائے گی نہ ان کے ہم عصر کی نہ ان کے بعد والوں کی۔ آخر ان کی آپ کے پاس قرآن و حدیث سے کیا دلیل ہے

(۲۲۳/۹) امام اعظم ابوحنیفہ کی فقہ پر عمل کر کے ۸۰ فیصد اہل سنت و الجماعت مکمل نماز ادا کر رہے ہیں، کیا دنیا میں صرف ایک آدمی کا نام پیش کیا جا سکتا ہے جو صرف بخاری کو سامنے رکھ کر صرف ایک رکعت نماز پڑھ کر دکھا دے۔

(۲۲۴/۱۰) سیدنا امام اعظم کے مذہب کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے لیکن اس کا کوئی یہ معنی نہیں لیتا کہ ہر ہر جزئی مسئلہ کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے لیکن

بخاری مسلم کے بارے میں یہ کہنا کہ ہر حدیث کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے بالکل غلط اور باطل ہے یا نہیں۔

(۲۳۵/۱۱) کیا صحیح نظریہ یہ نہیں کہ امام صاحبؒ کے مذہب میں جو مسائل اجماعی ہیں ان پر عمل کرنا بالا جماع واجب ہے اور ان کا مخالف اجماع کا مخالف اور جن مسائل پر اجماع نہیں ان پر التزام مذہب والے کو عمل واجب ہے نہ کہ غیر حنفی کو، اسی طرح صحیحین کی جن احادیث پر مذاہب اربعہ کا اتفاق عمل ہے ان پر بلا نقد و تبصرہ عمل واجب ہے اور جن احادیث پر بعض مذاہب کا عمل ہے بعض کا نہیں ان پر ان احادیث کو ترجیح ہوگی جن کو صاحب مذہب نے اختیار فرمایا کیونکہ صاحب مذہب کا اجتہاد ان کے اجتہاد سے اعلیٰ و ارفع ہے۔

(۲۳۶/۱۲) کیا یہ صحیح بات نہیں کہ علامہ ذہبیؒ نے میزان الاعتدال میں اور حافظ ابن حجرؒ نے تہذیب التہذیب میں بہت سے راویوں کے بارہ میں امام بخاریؒ کے مقابلہ میں دوسرے ائمہ کے اقوال کو ترجیح دی ہے۔

(۲۳۷/۱۳) صحیح بخاری کے اصح ہونے پر شوافع مقلدین نے خوب زور دیا ہے شیخ ابن الھمام حنفی، علامہ حلبی حنفی، علامہ بحر العلوم حنفی اس کی پرزور تردید کرتے ہیں (ما تمس الیہ الحاجۃ) مگر غیر مقلدین اس کا انکار کرنے والوں کو بدعتی اور گمراہ سمجھتے ہیں لیکن خود تقلید شخصی کو شرک و بدعت قرار دیتے ہیں جس پر امت کا اجماع ہے اور بیس رکعت تراویح اور ایک مجلس کی تین طلاقوں کے تین ہونے پر صحابہ ﷺ کا اجماع ہے، غیر مقلدین ان اجماعوں کے منکر ہیں تو وہ بدعتی اور گمراہ کیوں نہیں؟ کیا کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض میں یہ آیا ہے کہ صحابہ ﷺ کے اجماع کو ماننا گمراہی ہے اور چوتھی صدی

نے ایک اجماع کو ایمان سمجھا اور دوسرے کو کفر قرار دیا۔

(۲۲۸/۱۴) جس طرح امام بخاری کا محدث ہونا بلا نکیر اجماع سے ثابت ہے۔ اب کسی شخص کو جس میں محدث کی شرائط پائی جائیں ان پر کلام کرنے کا حق نہیں ہے یونہی امت کی تلقی بالقبول کے مقابلہ میں کوئی ایسا شخص جس میں محدث کی شرائط بھی نہ ہوں وہ یہ کہے کہ بخاری کی اکثر احادیث ضعیف ہیں تو ایسے جمہور امت کی تضلیل کرنے والا خود گمراہ ہے ایسے ہی سیدنا امام اعظم جن کے مذہب کو تلقی بالقبول کا شرف حاصل ہے کوئی ایسا شخص جس میں مجتہد کی شرائط بھی نہ ہوں یہ کہے کہ ان کا اکثر مذہب غلط ہے یہ خود اس کی گمراہی پر دلیل ہے یا نہیں۔

(۲۲۹/۱۵) کیا وجہ ہے کہ غیر مقلدین بخاری کی تعلیقات کو حجت مانتے ہیں لیکن مرسلات تابعین اور بلاغات مالک کو حجت نہیں مانتے حالانکہ مرسل کے حجت ہونے پر دو سو سال تک اجماع رہا ہے آخر یہ فرق کس حدیث صحیح صریح سے ثابت ہے۔

(۲۳۰/۱۶) کیا وجہ ہے کہ غیر مقلدین بخاری مسلم کے راویوں پر جب وہ احناف کے دلائل میں آئیں رات دن نہایت غلط انداز میں جرح کرتے ہیں لیکن اگر کوئی حنفی بخاری مسلم کے راوی پر جرح کرے تو ان کے تن بدن کو آگ لگ جاتی ہے۔

(۲۳۱/۱۷) کیا وجہ ہے کہ امام مسلم، امام ابوداؤد، امام ابن ماجہ نے اپنی صحیح کتابوں میں امام بخاری کی سند سے ایک حدیث بھی روایت نہیں کی اور امام نسائی نے صرف ایک حدیث ان سے روایت کی ہے۔

(۲۳۲/۱۸) کیا وجہ ہے کہ امام ترمذی نے فقہاء کے مذاہب نقل فرماتے ہیں مگر امام بخاری کے مذہب کو نقل نہیں کرتے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام بخاری

کہ امام ترمذی تقلید نہیں سمجھتے تھے۔

(۲۳۳/۱۹) امام ترمذی اپنی کتاب میں دیگر ائمہ سے جرح و تعدیل کے اقوال بکثرت نقل کرتے ہیں مگر امام بخاری سے صرف دو تین جملے نقل کیے ہیں۔

(۲۳۴/۲۰) کیا وجہ ہے کہ بخاری میں معتزلہ قدریہ جہمیہ خوارج روافض وغیرہ جیسے راویوں کی روایات کا ذخیرہ ہے

حصہ ہفتم

حضرات علماء کرام! درج ذیل مسائل اگر صحیح ہیں تو براہ نوازش ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش فرمائیں جس سے ان مسائل کا صحیح ہونا ثابت ہو اور اگر غلط ہیں تو پھر ایک ایک آیت یا ایک ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ان کا غلط ہونا ثابت ہو۔ نیز ان مسائل کے صحیح احکام مسلک اہل حدیث کی کسی معتبر کتاب سے یا خود نقل فرمائیں ورنہ اگر احادیث پیش نہ کر سکے تو سب لوگ یقین کر لیں گے کہ آپ کا دعویٰ عمل بالحدیث ایسا ہی غلط ہے جیسے منکرین حدیث کا دعویٰ عمل بالقرآن غلط ہے اور اگر آپ ان مسائل کے صحیح احکام اپنی جماعت کی معتبر اور مستند کتاب سے نہ دکھا سکے تو سب لوگ یقین کر لیں گے کہ آپ کی جماعت واقعی علمی طور پر قلاش اور یتیم ہے کہ ان کی اپنی کوئی جامع کتاب نہیں ہے۔

(۱/[illegible]) شراب جسے عربی زبان میں خمر کہتے ہیں اس خمر حقیقی کی جامع مانع تعریف کسی آیت یا حدیث سے بیان فرمائیں

(۲۳۶/۲) خمر کا لفظ مجازی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یا نہیں اگر ہوتا ہے تو

کن معنوں میں......

(۳/۲۴۷) کیا احادیث میں غیر کو شہوت سے دیکھنے، بات کرنے، ہاتھ لگانے وغیرہ کو زنا کہا گیا ہے، ان احادیث میں زنا حقیقی معنوں میں ہے یا مجازی معنوں میں، اسی طرح کیا خمر بھی مجازی معنوں میں آیا ہے یا نہیں......

(۳/۲۴۸) ہدایہ فقہ حنفی میں ہے کہ خمر کے ایک قطرہ پینے پر حد ہے لیکن بخاری ج ۲ ص ۱۰۰۲ پر حضرت سائب بن یزید اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں خمر پر کوئی حد مقرر نہ تھی

(۵/۲۴۹) تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے کہ خمر پینے کی حد (۸۰) کوڑے ہے اس حد کی بنیاد کوئی آیت قرآنی ہے یا حدیث مرفوع یا رائے اور قیاس، جواب کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے پیش کریں۔

(۶/۲۵۰) فقہ حنفی: ہدایہ، عالمگیری وغیرہ میں ہے کہ خمر کے ایک قطرہ کو حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ آپ کے نزدیک بھی کافر ہے یا نہیں؟ کسی معتبر کتاب کا حوالہ دیں۔ نیز حنفی مسئلہ کا صحیح یا غلط ہونا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت کریں۔

(۷/۲۵۱) کیا صحیح بخاری میں ہے کہ شراب پینے والے پر لعن طعن کرنا بھی مکروہ ہے۔

(۸/۲۵۲) ہدایہ عالمگیری وغیرہ میں ہے کہ عین خمر حرام ہے یعنی خواہ ایک قطرہ پیئے خواہ نشہ آئے یا نہ آئے، اس کا صحیح یا غلط ہونا حدیث سے دکھائیں، نیز اپنی کتاب کے حوالہ سے صحیح حکم لکھیں۔

(۹/۲۵۳) کیا قرآن پاک سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شراب کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کے ذکر سے روکتی ہے اور آپس میں دشمنی ڈالتی ہے اور یہ آثار نشہ

کے ہیں تو کیا اس آیت سے یہ سمجھنا کہ جب تک نشہ نہ آئے شراب حرام نہیں غلط یا صحیح اس کی تفسیر حدیث مرفوع سے بتائیں ——————

(۲۵۴/۱۰) ہدایہ عالمگیری میں لکھا ہے کہ الخمر الیسی حق نجاست غلیظہ ہے جیسے پیشاب لیکن آپ کی کتابوں بدور الاہلہ، عرف الجادی، کنز الحقائق، نزل الابرار میں لکھا ہے الخمر طاہر خمر پاک ہے، حنفی فقہ کا مسئلہ کس حدیث صحیح صریح غیر معارض کے خلاف ہے اور آپ کی کتابوں کا مسئلہ کس حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت ہے ——————

(۲۵۵/۱۱) فقہ حنفی کی کتابوں میں ہدایہ، عالمگیری وغیرہ میں لکھا ہے کہ الخمر کی کوئی قیمت نہیں، اگر کوئی شخص کسی کی خمر انڈیل دے تو اس پر کوئی ضمان نہیں آئے گا، اس مسئلہ کا غلط یا صحیح ہونا کسی حدیث صحیح صریح غیر معارض سے ثابت فرمائیں اور اپنا مسلک اپنی مستند و معتبر کتاب کے حوالہ سے تحریر فرمائیں ——————

(۲۵۶/۱۲) فقہ حنفی کی کتابوں میں لکھا ہے کہ خمر سے کسی طرح کا فائدہ حاصل کرنا حرام ہے، آپ اپنا مسلک کسی معتبر کتاب سے لکھیں۔

(۲۵۷/۱۳) ہدایہ میں لکھا ہے کہ اگر کنگھی میں خمر کی چھینٹ لگ جائے تو اس سے بالوں کو کنگھی کرنا حرام ہے، اس بارہ میں آپ اپنا صحیح مسئلہ اپنی مستند کتاب کے حوالہ سے لکھیں اور فقہ کے اس مسئلہ کا صحیح یا غلط ہونا کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت کریں۔

(۲۵۸/۱۴) ہدایہ میں لکھا ہے کہ شراب پینا تو کجا کسی زخم بیرونی پر بھی خمر لگانا حرام ہے، آپ کا فتویٰ اس بارہ میں کیا ہے کسی مستند کتاب کے حوالہ سے لکھیں اور فقہ حنفی کے اس مسئلہ کا غلط یا صحیح ہونا کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کریں۔

(۲۵۹/۱۵) حنفی مذہب کو خمر سے اتنا بیر ہے کہ خمر کے ساتھ حقنہ کرنا بھی جائز

نہیں (ہدایہ) آپ اس مسئلہ کا حکم اپنی جماعت کی مستند اور معتبر کتاب کے حوالہ سے لکھیں اور فقہ حنفی کے اس مسئلہ کا غلط یا صحیح ہونا کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کریں۔

(۲۹۰/۱۶) حنفی فقہ کے مطابق مسلمان کو تو دوا کے طور پر خمر پینا حرام ہے ہی، مسلمان کو تو اس کی بھی اجازت نہیں کہ کسی ذمی کافر یا کسی جانور (گائے، بھینس، بیل، بکری) کو بھی دوا کے طور پر خمر پلا دے، یہ حرام ہے۔ آپ اپنا مسئلہ کسی مستند کتاب سے لکھیں۔

(۲۹۱/۱۷) حنفی مذہب کے مطابق شراب کی نیت سے انگور کاشت کرنا بھی مکروہ ہے (قاضی خان) آپ اپنا مسئلہ کسی مستند کتاب سے لکھیں۔

(۲۹۲/۱۸) اگر شراب میں آٹا گوندھ کر روٹی پکائی جائے تو حنفی مذہب کے مطابق اس کا کھانا ناجائز ہے (ہدایہ) لیکن آپ کی کتاب نزل الابرار میں لکھا ہے کہ وہ روٹی کھانا حلال ہے آپ حنفی مسئلہ کا غلط ہونا اور اپنے مسئلہ کا صحیح ہونا حدیث سے پیش کریں۔

(۲۹۳/۱۹) فقہ حنفی کے مطابق لہو ولعب کی نیت سے صرف خمر کو دیکھتے رہنا بھی حلال نہیں (الوجیز) آپ اپنا مسئلہ کسی مستند کتاب کے حوالہ سے لکھیں اور فقہ حنفی کے اس مسئلہ کا صحیح یا غلط ہونا کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کریں

(۲۹۳/۲۰) تمام اہل حدیث علماء جو اپنی تقریروں تحریروں میں یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ ہدایہ میں چار قسم کی شرابوں کا پینا حلال لکھا ہے۔ یہ کذب ہے جو عبارت پیش کرتے ہیں اس میں سرے سے خمر کا لفظ ہی نہیں تو شراب کس لفظ کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اس عبارت سے ایک سطر پہلے یہ ذکر ہے کہ الخمر کے احکام ختم ہو چکے اب ماسوی ذلک من الاشربہ خمر کے سوا باقی تمام مشروبات کے احکام شروع ہوتے ہیں۔ اب ماسوی الخمر کا ترجمہ شراب کرنا کیا دجل و فریب نہیں۔ پھر اگلے صفحہ پر متن میں نبیذ کا لفظ موجود

حصہ ہشتم

حضرات علماء کرام! یہ تو ایک حقیقت ہے کہ پاک و ہند میں انگریزی دور سے پہلے سب اہل سنت والجماعت مسلک حنفی کے پابند تھے۔ ان کی مساجد اختلاف و افتراق سے بالکل نا آشنا تھیں، ان مساجد میں وہاں جہاد بند کر کے جھگڑا فساد پیدا کرنے کے لئے ایک نامذہب فرقہ پیدا کیا گیا، اس فرقہ کے وکیل مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا صاحب کی خوب تعریفیں کیں۔ اور جہاد کو انگریز کے خلاف حرام قرار دینے کے لئے مستقل رسالہ "الاقتصاد فی مسائل الجہاد" لکھا اور پشاور سے کلکتہ تک حرمت جہاد کے لئے محنت کی اور محنت میں وہ مرزا صاحب سے بھی بازی لے گیا اور حکومت برطانیہ کی طرف سے اسے جاگیر بھی ملی پھر اس نے مسلمانوں میں فساد ڈالنے کے لئے دس سوالات کا اشتہار دیا اور وہ مسائل جو خیر القرون سے امت میں متواتر! معمول بہا تھے ان کو عوام میں مشکوک کرنے کے لئے اور اپنے آپ کو بارہ سو سال کے تمام علماء و محدثین سے بدظن کرنے کے لئے اپنی خود ساختہ شرائط سے سوالات مرتب کئے اور یہ خود ساختہ شرائط پر سوال کرنے کا طریقہ اس نے مرزا قادیانی کی تقلید شخصی میں اختیار کیا وہ شرط یہ تھی کہ ان مسائل کے لئے کوئی آیت یا حدیث صحیح جس کی صحت میں کسی کو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلے میں جس کے لئے پیش کی جاوے نص صریح قطعی الدلالت ہو، حاکم نے صحیح حدیث کی دس قسمیں بیان کی تھیں (مقدمہ نووی شرح مسلم) اس شرط سے نو قسم کی صحیح حدیثوں کو ماننے سے انکار کر دیا۔ حدیث حسن لذاتہ اور حسن لغیرہ جو بالاتفاق حجت تھیں ان کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور قطعی اور صحیح دلالت کے علاوہ ہر قسم کی

دلالتوں کو ماننے سے انکار کر دیا، اس طرح اسلام کے علمی سرمایہ یعنی حدیث کے ۹۸ فیصد کا انکار کر دیا اس لئے علماء پر تو اس کی اس حرکت سے اس کا جاہل مرکب ہونا ظاہر ہو گیا اور پتہ چلا کہ یہ دین کا چھپا ہوا دشمن ہے مگر بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آ گئے اور وہ خیر القرون کے مسلک سے منحرف ہو کر اس کی تقلید کا دم بھرنے لگے لیکن چونکہ وہ دین کے مسائل سے واقف نہ تھا اس لئے ان کی تشفی نہ کر سکا تو وہ سلف سے بیزار لوگ قادیانیت اور نیچریت کی گود میں چلے گئے، اس طرح اس شخص نے ہزاروں آدمیوں کو خیر القرون کے مسلک سے بدظن کر کے دین حق سے بیزار کیا اور وہ بالآخر کفر و ارتداد کی دلدل میں جا گرے، علماء نے طبقہ علماء میں اس کی جہالت ثابت کرنے کے لئے اس کی شرط کو سامنے رکھ کر اس سے یہ سوال کیا کہ (۱) تم اپنی شرط کے موافق کوئی آیت یا صحیح حدیث (جس کی صحت میں کسی کو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلہ میں جس کے لئے پیش کی جائے نص قطعی صریح الدلالت بھی ہو) پیش کرو کہ دلیل شرعی صرف اور صرف دلیل کی اسی ایک قسم میں ہی منحصر ہے لیکن وہ شخص اور اس کی ساری جماعت آج تک عاجز اور ذلیل ہو رہی ہے اور اپنی جہالت کو تسلیم کر رہی ہے اور علماء نے عوام میں اس کی جہالت ثابت کرنے کے لئے بھی اس سے مندرجہ ذیل سوالات کئے تھے، ان سوالات پر ایک سو سال کا عرصہ گزر رہا ہے مگر تمام لامذہب غیر مقلد مولوی یہ قرض سر پر لے کر ہی مرتے جا رہے ہیں، اب جو زندہ ہیں ان کی یاد دہانی کے لئے پھر ہم گزارش کر رہے ہیں کہ خدا کے لئے ان سوالات کا جواب دے کر اپنی جماعت کو مطمئن کریں ورنہ آپ کی جماعت کے جس آدمی کو یہ پتہ چل جاتا ہے کہ سو سال سے ہماری جماعت ان سوالات کے جواب سے عاجز و لاچار اور بے بس ہے تو وہ قادیانی،

نیز یہ بھی، منکرین حدیث کی صف میں جا کھڑا ہوتا ہے اس لئے خدارا ان سوالات کا جواب اپنی شرط یاد کر کے دیں مندرجہ ذیل مسائل میں کوئی صاحب کوئی آیت یا حدیث صحیح پیش کرے جس کی صحت میں کسی کو کلام نہ ہو اور وہ اس مسئلے میں جس کے لئے پیش کی جائے نص صریح قطعی الدلالت بھی ہو

(۲۶۹/۱) آنحضرت ﷺ کا رکوع جاتے اور رکوع سے سر اٹھاتے وقت ہمیشہ رفع یدین کرنا

(۲۷۰/۲) آنحضرت ﷺ کا ہمیشہ ہمیشہ سینے پر ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنا۔

(۲۷۱/۳) آنحضرت ﷺ کا ہمیشہ ہمیشہ ہر ہر نماز میں آمین بالجہر کرنا۔

(۲۷۲/۴) حدیث قرأت خلف الامام کا آیت و اذا قرئ القرآن کے بعد مروی ہونا۔

(۲۷۳/۵) اللہ تعالیٰ یا آنحضرت ﷺ کا ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید شرعی کو منع کرنا۔

(۲۷۴/۶) کتاب وسنت سے اجماع وقیاس کا حرام ہونا۔

(۲۷۵/۷) تین طلاق دے کر بدوں حلالہ کرنے کے عورت کا نکاح شوہر اول سے کر دینا۔

(۲۷۶/۸) اپنے ائمہ اربعہ ابن تیمیہ، داؤد ظاہری، ابن حزم، شوکانی، زیدی کی تقلید کا فرض ہونا ...

(۲۷۷/۹) احادیث کو صحاح ستہ میں منحصر سمجھنا اور سوائے ان کے دوسری حدیث کی کتابوں کا اعتبار نہ کرنا اور ان حدیثوں کو نہ ماننا۔

(۲۷۸/۱۰) اس پرفتن دور میں ہر شخص عامی کا قرآن و حدیث پر بلا تحقیق عمل کرنا اور اسی کا لوگوں کو حکم دینا ....

(۲۷۹/۱۱) بغیر کسی عذر شرعی کے جمع بین الصلوٰتین یعنی ظہر عصر ایک وقت میں اور مغرب عشاء ایک وقت میں پڑھنا۔

(۲۸۰/۱۲) جو محدثین امام اعظمؒ کو بسند صحیح صحابہ یا ثقات تابعین پہنچا ہیں ان کو ما بعد خیر القرون والوں کے اقوال سے ضعیف یا مجروح سمجھنا۔

(۲۸۱/۱۳) حاجیوں کا زیارت قبر شریف نبوی ﷺ کی نیت سے زیارت کرنے جانے کو شرک، رسم جاہلیت، حرام و مکروہ قرار دینا۔

(۲۸۲/۱۴) حرمین شریفین کے تمام مقلدین کو مشرک اور بدعتی سمجھنا۔

(۲۸۳/۱۵) قرأت انجیل کا حالت جنابت میں کیا حکم ہے

(۲۸۴/۱۶) وضو کے بعد سر منڈوایا اب تجدید وضو یا سر پر دوبارہ مسح کرنا فرض ہے یا نہیں؟

(۲۸۵/۱۷) دباغت سے خنزیر کی کھال، سانپ اور چوہے کی کھال پاک ہو جاتی ہے یا نہیں ؟

(۲۸۶/۱۸) پانی کتنا دور ہو تو تیمم کرنا جائز ہے۔

(۲۸۷/۱۹) جس شخص کو پانی اور مٹی میسر نہ ہو وہ نماز کیسے پڑھے

(۱۰ مسائل فاقد الطہورین)

(۲۸۸/۲۰) مقطوع الیدین والرجلین و مجروح الوجہ کا کیا حکم ہے، وہ بلا وضو نماز پڑھے یا مسح کرے یا تیمم کر کے نماز پڑھے ؟

(نوٹ) ان سوالات کے جوابات اب سو سال بعد اگر کوئی صاحب دیں تو اپنی شرائط کو ضرور ملحوظ رکھیں نیز لامذہبوں کو چاہئے کہ اپنے کسی ایسے عالم سے جواب لکھوائیں

جس کے جواب کو ساری جماعت آپ کی تسلیم کرتی ہو کیونکہ جس طرح منکرین حدیث
اپنے علماء کی سب کتابوں کو بوقت بحث قرآن کے مخالف قرار دے دیتے ہیں اسی طرح
آپ کی جماعت کا ہر فرد اپنے بڑے سے بڑے عالم کو قرآن و حدیث کا مخالف جانتا
ہے اور اپنی کتابوں کا انکار کر دیتا ہے کہ یہ سب کتابیں قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔

حصہ نہم

پاک و ہند میں صدیوں سے اسلام آیا اور پھیلا ہے مگر انگریز کے دور سے
پہلے غیر مقلد نامی کوئی فرقہ مسلمانوں میں موجود نہ تھا چنانچہ نواب صدیق حسن غیر مقلد
لکھتے ہیں "خلاصہ حال ہندوستان کے مسلمانوں کا یہ ہے کہ جب سے یہاں اسلام آیا
ہے چونکہ اکثر لوگ بادشاہوں کے طریقہ اور مذہب پر ہوتے ہیں اس کو پسند کرتے ہیں
اس وقت سے (صدی اول سے) آج تک (انگریز کی آمد تک) یہ لوگ مذہب حنفی پر
قائم رہے اور ہیں اور اسی مذہب کے عالم و فاضل اور قاضی و مفتی اور حاکم ہوتے رہے
یہاں تک کہ ایک جم غفیر نے مل کر فتاویٰ ہندیہ جمع کیا اور ان میں شاہ عبد الرحیمؒ صاحب
والد بزرگوار شاہ ولی اللہ صاحبؒ دہلوی بھی شریک تھے۔" (ترجمان وہابیہ ص ۱۰) نیز
نواب صاحب ہی فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے مسلمان ہمیشہ سے مذہب شیعی اور حنفی
رکھتے ہیں (ترجمان وہابیہ ص ۱۲) اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں جب سے اسلام
آیا ہے سب مسلمان حنفی مذہب کے عامل تھے۔ عوام، علماء، اولیاء اللہ، قاضی، بادشاہ
سب کے سب حنفی ہوتے رہے ہیں۔ اس کے برعکس نواب صاحب غیر مقلد نے اپنے
فرقہ کے بارہ میں صاف لکھا ہے کہ اس دور (انگریز) کے زمانہ میں ایک شہرت پسند ریا

کا فرقہ نے جنم لیا ہے جو باوجود جاہل ہونے کے براہ راست قرآن و حدیث پر علم و عمل کا دعویٰ کرتا ہے۔ یہ فرقہ اسلام کی مغزی سے محروم، بڑا متعصب، غالی شغول اور فتنہ پرور ہے اور اتباع سنت کی آڑ میں شیطانی تسویلات پر عامل ہے (ص ۱۵۰ ج ۲ ص ۵۱ ملخصاً)۔ نواب صاحب کی یہ بات کلام الملوک ملوک الکلام کی مصداق ہے اگر کوئی مذہب غیر مقلدین کا انکار کرے تو اس پر لازم ہے کہ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب معتبر اور مستند تاریخ کے حوالہ سے دے۔

(۱/۲۸۹) پاک و ہند میں انگریز کے دور سے پہلے حنفی ترجمہ قرآن مثلاً شاہ ولی اللہ کا فارسی ترجمہ، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی کی فارسی تفسیر، شاہ عبدالقادر صاحب اور شاہ رفیع الدین صاحب کے اردو تراجم ہر مسلمان گھر کی زینت تھے اور ہیں لیکن جس طرح مرزائیوں اور منکرین حدیث کا کوئی ترجمہ قرآن انگریز کے دور سے پہلے کا نہیں ملتا اسی طرح ان لامذہبوں (غیر مقلدوں) کا بھی ترجمہ قرآن نہیں ملتا۔ آپ کا کوئی ترجمہ قرآن انگریز سے پہلے متداول تھا تو اس کا نام اور مترجم کا پتہ دیں۔ ..

(۲/۲۹۰) انگریز کے دور سے پہلے پاک و ہند میں احناف کی حدیث کی معروف کتابیں مشارق الانوار شیخ رضی الدین حسن صغانی اور کنز العمال شیخ علی متقی کی تھیں اور اب بھی متداول ہیں لیکن مرزائیوں، منکرین حدیث اور لامذہب غیر مقلدین کا کسی جماعت کا حدیث کا قاعدہ بھی متداول نہ تھا، اگر کوئی تھا تو اس کا نام اور مصنف کا پتہ ضرور بتائیں.....

(۳/۲۹۱) انگریز کے دور سے پہلے پاک و ہند میں احناف نے لغات حدیث کی وہ کتاب مرتب فرمائی جو آج بھی عرب و عجم میں متداول ہے یعنی "مجمع بحار الانوار"

نے بن مرزائی منکر حدیث یا غیر مقلد نے اس موضوع پر کسی جماعت کا قاعدہ بھی نہیں لکھا۔

(۲۹۳/۴) انگریز کے دور سے پہلے احناف نے حدیث شریف کے راویوں کے سلسلہ میں المغنی جیسی کتاب لکھی جو آج بھی عرب و عجم میں متداول ہے لیکن کسی مرزائی منکر حدیث یا غیر مقلد نے ایسی کتاب نہیں لکھی۔ اگر ہے تو ہر دو کتابوں جو لغات اور رواۃ پر ہوں ان کا نام و پتہ بتائیں۔

(۲۹۳/۵) انگریز کے دور سے پہلے پاک و ہند میں مشکوٰۃ کی شرح لمعات التنقیح، مشکوٰۃ کا فارسی ترجمہ اشعۃ اللمعات، بخاری کی شرح تیسیر القاری، موطا امام مالک کی شرح مصفّٰی اور مسوّی، مشکوٰۃ کا اردو ترجمہ مظاہر حق لکھے گئے جو آج تک عرب و عجم میں متداول ہیں لیکن کسی مرزائی، منکر حدیث یا غیر مقلد کی کوئی ایسی حدیث پاک کی خدمت ثابت نہیں۔ کیا کوئی غیر مقلد انگریز کے دور سے پہلے اپنی بخاری کی شرح، موطا کی شرح، مشکوٰۃ کی شرح یا ترجمہ دکھا سکتا ہے جو پاک و ہند میں لکھی گئی ہو کر عرب و عجم میں متداول ہو۔

(۲۹۴/۶) انگریز کے دور سے پہلے کا مرتب کردہ فتاوٰی عالمگیری آج بھی عرب و عجم میں متداول ہے لیکن کوئی مرزائی، منکر حدیث یا غیر مقلد انگریز کے دور سے پہلے کا کوئی ایسا مفصل فتاوٰی پیش نہیں کر سکتے جو عرب و عجم میں متداول ہو۔ دیدہ باید۔

(۲۹۵/۷) آنحضرت ﷺ کی سیرت پاک پر مدارج النبوت جیسی مبسوط کتاب احناف نے لکھی جو آج بھی عرب و عجم میں متداول ہے لیکن کوئی مرزائی، منکر حدیث یا غیر مقلد انگریزی دور سے پہلے کی سیرت پر لکھی گئی اپنی کتاب پیش نہیں کر سکتا۔

(۲۹۶/۸) کیا کوئی غیر مقلد ہندوستان میں عبدالحق سے پہلے، بھوپال میں

صدیق حسن خان سے پہلے، دہلی میں نذیر حسین سے پہلے، مدراس میں نظام الدین سے پہلے، لاہور میں غلام نبی چکڑالوی سے پہلے، کسی غیر مقلد کا وجود ثابت کر سکتے ہیں۔۔۔

(۲۹۷/۹) کیا کوئی غزنوی غیر مقلد مولانا عبد اللہ غزنوی سے پہلے، کوئی لکھنوی غیر مقلد حافظ محمد صاحب لکھنوی سے پہلے، کوئی روپڑی غیر مقلد صوفی قطب الدین سے پہلے اپنے خاندان میں کسی غیر مقلد کا نام پیش کر سکتا ہے۔۔

(۲۹۸/۱۰) کوئی قادیانی یا کوئی غیر مقلد انگریز کے اس ملک میں آنے سے پانچ منٹ پہلے کی اپنی نماز کی کتاب ثابت نہیں کر سکتا، اگر ہو تو اس مکمل نماز کی کتاب کا نام اور پتہ دیں۔۔۔۔۔

(۲۹۹/۱۱) غیر مقلد شیخ الحدیث اصحاب صحاح تک جو اپنی حدیث کی سند پیش کرتا ہے اس میں دور برطانیہ سے پہلی کڑیوں کا مسلمہ تاریخی شہادتوں سے غیر مقلد ہونا ثابت نہیں کر سکتے۔۔۔۔

(۳۰۰/۱۲) جس طرح پاک و ہند میں انگریز کے دور سے پہلے کی مساجد بھی موجود ہیں مثلاً شاہی مسجد لاہور، شاہی مسجد دیپال پور، شاہی مسجد چنیوٹ، شاہی مسجد دہلی، شاہی مسجد آگرہ، مسجد وزیر خان لاہور، اور یہ مسلمہ تاریخی بات ہے کہ یہ سب مساجد احناف کی بنائی ہوئی ہیں، کیا کوئی غیر مقلد انگریز کے دور سے پہلے کی کوئی مشہور مسجد بتا سکتا ہے جس کا بانی تاریخی شہادت سے غیر مقلد ہو، لیکن کوئی غیر مقلد یہ ثابت نہیں کر سکتا۔

(۳۰۱/۱۳) انگریز کے دور سے بارہ سو سال پہلے سے اس ملک میں مسلمان آباد تھے، ان بارہ سو سالوں میں غیر مقلدیت کی کوئی نماز کی کتاب بھی نہیں ملتی مگر انگریز

سے دور میں صرف ساٹھ سالوں میں ایک ہزار کے قریب کتابیں لکھ کر چھپوائیں، آخر (الف) اتنی کتابوں کے لئے اس نومولود فرقہ کے پاس رقم کہاں سے آئی تھی۔
(ب) ان ہزاروں کتابوں میں سے ایک کتاب بھی ایسی نہیں جسے غیر مقلدین ہی نے اپنے نصاب میں شامل کیا ہو، ان کا موضوع صرف تفریق بین المسلمین تھا اور بس۔
(ج) یہ اہل مذہب ان ہی کتابوں سے پاک و ہند کے ہر شہر میں دنگا فساد کرتے ہیں لیکن جب مناظرہ کا وقت آئے تو ان سب کتابوں کا انکار کر جاتے ہیں، جیسے مناظرہ کے وقت منکرین حدیث اور قادیانی بھی اپنی کتابوں کا انکار کر جاتے ہیں یہ تینوں فرقے اپنی ہر کتاب اور اپنے ہر مولوی کو جھوٹا مان کر اپنے مذہب کا جھوٹا ہونا مان لیتے ہیں . .

(۳۰۲/۱۴) انگریز کے دور سے پہلے پورے بارہ سو سال تک غیر مقلدین کا کوئی اخبار یا رسالہ نہ تھا لیکن انگریز کے دور میں ان کے ۲۸ اخبار اور رسالے جاری تھے جن کی فہرست ان کی کتاب ہندوستان میں علماء حدیث کی علمی خدمات میں ہے۔ ان رسالوں میں انگریز کی چاپلوسی اور فقہاء و مجتہدین کو گالیوں سے یاد کیا جاتا تھا۔ آخر اتنے رسائل کا خرچ کہاں سے ملتا تھا (ملکہ وکٹوریہ سے جو مرزا قادیانی نے پچاس جلدیں لکھنے کا کہا تھا ان میں پانچ تو مرزے نے لکھ دیں باقیوں کا خرچہ شاید ان کو دیا ہو۔ H-A)

(۳۰۲/۱۵) انگریز کے دور سے پہلے بارہ سو سال تک اس فرقہ کی ایک مسجد کی مہر کا نشان بھی نہ تھا مگر انگریز کے دور میں ان کی نو پریسیں تھیں جو دن رات انگریز کی حکومت کو خدا کی رحمت بتاتیں، ذور فقہ کو بگی سازش اور تصوف کو جادو ٹونہ جوگ قرار دیتیں آخر اس نومولود فرقہ کو نو پریس کہاں سے ملے تھے۔ ...

(۳۰۲/۱۶) انگریز کے دور سے پہلے پورے بارہ سو سال میں غیر مقلدین کے

ایک وعظ کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ صرف ۲۱ سالوں میں ان کی ۴۰ آل انڈیا کانفرنسیں ہوئی ہیں جن کی فہرست کتاب مذکور میں درج ہے آخر ایک نومولود فرقہ کو ان آل انڈیا کانفرنسوں کے لئے قارون کا خزانہ کہاں سے مل گیا تھا۔

(۱۷/۳۰۵) اسی کتاب میں یہ بھی درج ہے کہ ان میں آل انڈیا کانفرنسوں میں چھیاسٹھ ہزار پانچ سو ۶۶۵۰۰ کتابیں مفت تقسیم کی گئیں، آخر ان کے لئے رقم کہاں سے ملتی تھی۔

(۱۸/۳۰۶) ان ۶۶۵۰۰ کتابوں میں سے نہ کوئی کتاب انگریز کے خلاف تھی نہ عیسائیوں کے خلاف بلکہ یہ سب کی سب کتابیں حنفیوں کے خلاف تھیں، آخر حنفیوں کے خلاف اس منظم سازش کی قیادت اور خرچ کے بارے میں ذرا وضاحت فرمائیں۔

(۱۹/۳۰۷) انگریز کے دور سے پہلے پورے بارہ سو سال تک پاک و ہند میں غیر مقلدین کا ایک بھی مدرسہ نہ تھا مگر انگریز کے دور میں ان کے دو سو بائیس مدرسے بن گئے، آخر ساٹھ سال میں اتنے مدارس کے لئے خرچہ کہاں سے آتا تھا۔

(۲۰/۳۰۸) ۱۹ ستمبر ۱۸۵۷ء کو جب انگریز دہلی پر قابض ہوا تو وال پول کے کہنے کے مطابق تین ہزار آدمیوں کو پھانسی دی گئی جن میں سے انتیس شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور بقول تبصرۃ التواریخ ستائیس ہزار مسلمان قتل ہوئے، سات دن تک برابر قتل عام جاری رہا (شاندار ماضی ص ۶۹) اس وقت میاں نذیر حسین غیر مقلد ان غازیوں اور شہداء کو باغی قرار دے رہے تھے اور ان کے مدرسے سے یہ فتویٰ جاری ہو رہا تھا کہ یہ لوگ حنفی المذہب مستحل الدم ہیں یعنی بلا وجہ ان کا قتل جائز ہے، ان کا مال مال غنیمت ہے اور ان کی بیویاں ہمارے لئے جائز ہیں (دہلی اور اس کے

اطراف ص ۶۸، ۶۹) اب سوال یہ ہے کہ (الف) جب سارے دہلی میں قتل عام ہو رہا تھا تو نذیر حسین کا محلہ کیوں محفوظ رہا (الحیات بعد الممات ص ۲۷۶ سوانح عمری نذیر حسین غیر مقلد) (ب) جب انگریز مسلمانوں کا مال لوٹ رہا تھا تو نذیر حسین غیر مقلد انگریز سے پیسے وصول کر رہے تھے کبھی چار صد روپیہ کبھی سات صد (الحیات بعد الممات ص ۱۴۰) (ج) جب ان غازیوں اور شہداء کی بیویوں پر قتل و ظلم ہو رہا تھا تو نذیر حسین انگریز لیڈی کی مسز لیس کی حفاظت کر کے برطانیہ سے وظیفہ اور خطابات حاصل کر رہے تھے۔ (ص ۲۷۶)

(۳۰۹/۲۱) انگریز نے قتل عام کے بعد مسلمانوں پر مقدمات کا سلسلہ جاری کیا چنانچہ مقدمہ سازش انبالہ ۱۸۶۴ء مقدمہ سازش پٹنہ ۱۸۶۵ء مقدمہ سازش مالدہ ۱۸۷۰ء مقدمہ سازش راج محل ۱۸۷۰ء مقدمہ سازش سرحد ۱۸۷۱ء اور ان مقدمات میں احناف کو جانی مالی پریشانیوں میں مبتلا کیا گیا۔ عین اسی دور میں غیر مقلدین نے احناف کی مساجد میں رفع یدین، آمین بالجہر پر دنگا فساد کر کے مساجد کو میدان جنگ بنایا اور احناف کو مقدمات میں گھسیٹا، چنانچہ امرتسر کا مقدمہ ۲۷ اگست ۱۸۶۹ء تک چلا، دہلی کے مقدمات ۵ جنوری ۱۸۸۳ء اور ۷ ستمبر ۱۸۸۳ء تک چلے، نصیر آباد کا مقدمہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۹۳ء تک چلا، الہ آباد ہائی کورٹ میں مقدمہ ۵ نومبر ۱۸۸۹ء تک چلا، پریوی کونسل لندن میں ۳۰ جنوری ۱۸۹۱ء اور ۲۱ فروری ۱۸۹۱ء تک مقدمات چلے، اور غازی پور میں بابو سرشتی چندر بوس کی عدالت میں ۲۳ فروری ۱۸۹۳ء، ۵ نومبر ۱۸۹۳ء تک مقدمات چلے (ارشاد ص ۲۲) آخر کیا وجہ تھی کہ مساجد میں فساد کی ابتدا بھی غیر مقلدین کریں اور فیصلہ بھی ان کے حق میں ہو اس نومولود فریق کو لندن تک مقدمات لڑنے کے لئے پیسہ کہاں سے ملتا تھا۔ (فتوحات اہل حدیث)

(۳۱۰/۲۳) کیا انگریز کے دور سے پہلے بارہ سو سال کی تاریخ میں صرف ایک ہی مثال پیش کی جا سکتی ہے کہ کسی اسلامی حکومت کی عدالت میں مقلد غیر مقلد کا مقدمہ دائر ہوا ہو اور غیر مقلد کامیاب رہا ہو۔

حصہ دوم: نجاست کا بیان

غیر مقلد: بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ ہاتھ پر نجاست لگی ہو تو چاٹنا جائز ہے۔

حنفی: یہ بالکل جھوٹ ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین نہ بہشتی زیور اور نہ کسی دوسری فقہ کی کتاب میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ نجاست چاٹنا جائز ہے۔ بہشتی زیور اور دوسری کتب فقہ میں یہ مسئلہ لکھا ہے کہ اگر پاک پانی میں نجاست پڑ جائے تو اس سے نہ وضو نہ غسل کچھ بھی درست نہیں۔ وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت (بہشتی زیور ج۱ ص ۷۵، ہدایہ ج۱ ص ۱۸) جبکہ غیر مقلدین کے نزدیک اگر پانی میں نجاست پڑ جائے تو جب تک نجاست سے اس کا رنگ بو مزہ نہ بدلے وہ پاک ہے۔

(عرف الجادی ص ۱۰، صلوٰۃ رسول ص ۳۵، بدور الاہلہ ص ۵، نزل الابرار ج۱ ص ۳۰)

(۳۱۱/۱) ایک بالٹی دودھ میں اگر ایک قطرہ پیشاب کا پڑ جائے جس میں دودھ کا نہ رنگ بدلا نہ مزہ نہ بو پیدا ہوئی تو ہمارے مذہب میں اس کا پینا حرام ہے اور وہ جسم پر یا کپڑے پر لگ جائے تو بلا دھوئے نماز ناجائز جبکہ غیر مقلد کے ہاں اس کا پینا بھی منع نہیں اگر جائز ہے تو کوئی ماں کا لعل غیر مقلد وہابی کسی معتبر کتاب سے اس کا نہ پینا ثابت کرکے دکھا دے یا پھر کیا غیر مقلد کو یہ مسئلہ نظر نہیں آیا

(۳۱۲/۲) بہشتی گوہر ص ۵ پر یہ مسئلہ لکھا ہے ایسے ناپاک پانی کا استعمال جس

کے تینوں وصف یعنی مزہ، بو، رنگ نجاست کی وجہ سے بدل گئے ہوں کسی طرح درست نہیں نہ جانوروں کو پلانا درست ہے نہ مٹی وغیرہ میں ڈال کر گارا بنانا جائز ہے۔ بحوالہ درمختار شامی ص ۲۰۲ ج۱ دیکھئے ہمارے مذہب میں تو ایسے پانی کا جانوروں کو پلانا درست نہیں اور مٹی میں ملا کر گارا بنانا تک درست نہیں چہ جائیکہ کسی انسان کو چاٹنے کی اجازت دی جائے اب آپ میں اگر ہمت ہے تو اپنی کسی معتبر کتاب سے ایسے پانی کا جانوروں کو پلانا یا مٹی میں ملانا جائز ثابت کر دیں۔

(۳۱۳،۴) بہشتی زیور ج ۲ ص ۵ پر لکھا ہے کہ اگر ہاتھ میں کوئی نجس چیز لگی تھی اس کو کسی نے زبان سے چاٹ لیا تین دفعہ تو بھی پاک ہو جائے گا مگر چاٹنا منع ہے یا چھاتی پر بچہ کی قے کا دودھ لگ گیا پھر بچے نے تین دفعہ چوس کر پی لیا تو پاک ہو گیا۔ چاٹنے کی ممانعت صاف لکھی ہے۔

(۳۱۴،۴) ایک عورت کی انگلی میں سوئی لگ گئی خون نکل آیا اور انگلی ناپاک ہو گئی اس عورت نے دو تین مرتبہ اسے چاٹ کر تھوک دیا حنفی مذہب میں اس کو چاٹنا منع تھا اسے چاٹنے کا گناہ ہوا مگر جب خون کا نشان تک نہ رہا تو انگلی پاک ہو گئی۔ اگر آپ کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث میں انگلی سے نکلے ہوئے اس خون کا حکم اس کے خلاف دکھا دیں یعنی چاٹنا جائز دکھا دیں یا خون کا اثر ختم ہو جانے کے بعد بھی ناپاک رہنا ثابت کر دیں تو ہم صد تحسین کریں گے بلکہ صاف تسلیم کر لیں گے کہ یہ مسئلہ واقعی صحیح حدیث کے خلاف ہے۔

(۳۱۵،۵) آپ کے مذہب میں تو خون ویسے ہی پاک ہے، سرے سے انگلی ناپاک ہی نہیں ہوئی۔ کسی صحیح حدیث سے خون کا پاک ہونا ثابت کرو۔

(۳۱۶/۶) ایک شخص راستے میں گنا چوستا چلا جارہا تھا کہ اس کے دانتوں سے خون نکل آیا پانی وغیرہ قریب نہیں تھا آپ کے مذہب میں تو خون پاک ہے اس لئے اس کا خون آلود منہ پاک ہی ہے لیکن حنفی مذہب کے موافق اس کا منہ ناپاک ہوگیا ہے، اب وہ شخص بار بار تھوکتا رہا یہاں تک کہ خون بند ہوگیا اور منہ میں خون کا نشان بھی باقی نہ رہا تو اب اس کا منہ پاک سمجھا جائے گا، اگر یہ مسئلہ حدیث کے خلاف ہے تو ایک ہی حدیث صحیح صریح غیر معارض پیش فرمائیں کہ خون آلودہ منہ بھی پاک ہے یا ایسی حدیث پیش کرو کہ بار بار تھوکنے سے خون کا اثر مٹ جانے کے بعد بھی منہ ناپاک ہی رہتا ہے۔

(۳۱۷/۷) ایک بلی نے چوہے کا شکار کیا اور بلی کا منہ خون آلود ہوگیا تو وہ نجس ہے اگر اسی وقت وہ بلی کسی برتن سے دودھ یا پانی پی لے تو باقی بچا ہوا دودھ و پانی ناپاک ہوگا اگرچہ خون سے اس کا رنگ یا مزہ اور بو کچھ بھی نہیں بدلا لیکن غیر مقلدین کے مذہب میں وہ دودھ اور پانی پاک ہی رہے گا اگرچہ اس کا رنگ و بو اور مزہ بدل جائے اگر وہ بلی چوہا کھانے کے بعد اپنا منہ چاٹ چاٹ کر صاف کرلے کہ خون کا نشان تک باقی نہ رہا ہو اور پھر دودھ یا پانی پی لے تو باقی بچا ہوا دودھ یا پانی مکروہ ہوگا۔

(۳۱۸/۸) اگر آپ کسی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے اس مسئلہ کا حکم اس کے خلاف دکھادیں کہ بلی خون آلود منہ سے دودھ پیئے یا چاٹ کر خون صاف کرنے کے بعد پیئے ہر حال میں بچا ہوا دودھ یا پانی پاک ہے تو ہم ضد نہیں کریں گے ضرور تسلیم کرلیں گے اور آپ کی حدیث دانی کی داد بھی دیں گے.........

(۳۱۹/۹) ایک شرابی نے شراب پی۔ حنفی مذہب میں شراب ایسی ہی نجاست غلیظہ ہے جیسے پیشاب، اب اگر فوراً اس شرابی نے دودھ پیا جب اس کے منہ کو شراب لگی

تائید عن ابن عباس ؓ قال نهانا امیر المومنین عمر ؓ ان نؤم الناس فی المصحف (رواہ ابن ابی داؤد، کنز العمال ج ۴ ص ۲۴۶)

نمبر(۱) اگر قرآن نمازی کے سامنے لٹک رہا ہو تو نماز میں کوئی مضائقہ نہیں۔

(ہدایہ ج۱ ص ۱۳۸)

نمبر(۲) اگر قرآن پاک کو دیکھا اور اس تحریر کو دل میں سمجھ بھی لیا تو نماز فاسد نہیں۔

(ہدایہ ص ۱۵۰،۱۵۰۲ عالمگیری ص ۵۳، دیوبند)

نمبر(۳) اگر قرآن پاک کو دیکھا اور زبان سے پڑھا بھی مگر ایک آیت سے کم پڑھا تو بھی نماز فاسد نہیں (عالمگیری ص ۵۳) کیونکہ ان سب صورتوں میں نمازی کا عمل، عمل قلیل ہے نہ کہ کثیر۔

نمبر(۴) اگر ایک شخص کو قرآن بالکل یاد نہیں، اس نے قرآن نماز میں اٹھایا اور پڑھنا اور اوراق پلٹتا رہا تو اس اٹھانے اور اوراق الٹنے کے عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (ہدایہ ج ۱ ص ۱۳۷)

نمبر(۵) اگر قرآن سے دیکھ کر پڑھا اور تعلیم حاصل کی تو یہ تعلیم و تعلم عمل کثیر ہو کر مفسد نماز ہے۔ (ہدایہ ج۱ ص ۱۳۷، عالمگیری ص ۵۳) اس کو یوں سمجھئے کہ عام تلاوت اور تعلیم و تعلم میں یہ فرق ہوتا ہے کہ تعلیم و تعلم میں سیکھے ہوئے ہیں متواتر پڑھنا نہیں ہوتا الی ح م۔ اور یہ تعلیم و تعلم مفسد نماز ہے نہ قرآن کی طرف نظر مفسد ہے نہ تلاوت قرآن مفسد ہے بلکہ وہ فرض ہے، ہاں اگر کوئی شخص حافظ قرآن ہو اور عمل قلیل سے استعانت حاصل کرے تو مفسد نہیں۔ عورت کے بارہ میں احادیث میں اختلاف ہے صحیح مسلم ج۱ ص ۱۹۷ حدیث ابو ہریرہ ؓ کی مرفوع میں ہے کہ عورت نمازی کے سامنے آئے تو

نمازی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے اور ابوداؤد، ابن ماجہ باب ما یقطع الصلوٰۃ میں ابن عباسؓ کی مرفوع حدیث ہے کہ حائضہ عورت نمازی کے سامنے آئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے اور مسند احمد میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوع روایت ہے کہ عورت آگے آئے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (بحوالہ ثقات مجمع الزوائد ج ۲ ص ۶۶، اعلاء ج ۵ ص ۳۷ زیلعی ج ۲ ص ۷۸) اس کے برخلاف بخاری ج ۱ ص ۵۶، مسلم ج ۱ ص ۱۹۷ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا آگے لیٹنا اور بخاری ج ۱ ص ۷۴، مسلم ج ۱ ص ۱۹۸ پر حضرت میمونہ کا حائضہ ہونے کی حالت میں آگے لیٹنا ثابت ہے، یہ دونوں قسم کی احادیث متعارض ہیں اس لئے علماء ان میں یہ تطبیق دیتے ہیں کہ اصل نماز تو نہیں ٹوٹتی البتہ نماز کا خشوع ختم ہو جاتا ہے کیونکہ التفات الی اللہ قاطع خشوع ہے (زیلعی ج ۲ ص ۸۸، ۸۹) اب کوئی منکر حدیث احادیث کا یوں مذاق اڑائے کہ مسلمان خدا کی عبادت یوں کرتے ہیں کہ اپنی حیض کے خون سے آلودہ بیوی کو آگے لٹاتے ہیں، اس کے پاؤں کو سجدہ سے پہلے ہاتھ لگاتے ہیں، اس کو سجدہ بھی کرتے ہیں اور اس کی مٹھی چاپی بھی کرتے ہیں تو یہ ایک خبث باطن کی دلیل ہے۔

پہلا جھوٹ:

کہ فقہ حنفی میں نماز کے وقت عورت ننگی کر کے سامنے بٹھانا ضروری ہے یہ بالکل جھوٹ ہے، مسئلہ تو اچانک نظر کا ہے، آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں عورت ساری پردے کا مقام ہے جب اس کو ہاتھ لگانے سے نماز نہیں ٹوٹتی تو نظر سے کیسے ٹوٹ جائے گی یہ عمل قلیل ہے، مفسد نماز نہیں، مثال سے سمجھئے روزہ کی حالت میں کھانا پینا حرام ہے کھانے پینے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی لازم آتا ہے لیکن

کھانا پینا سامنے رکھا ہو روزے دار کی نظر بھی پڑے اور دل میں کھانے کی خواہش بھی آجائے تو بھی اتنی بات سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مذہب حنفی میں تو اگر عورت مرد کے برابر جماعت میں کھڑی ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اخبرنا ابو حنیفة عن حماد عن ابراهیم قال اذا صلت المرأة الی جانب الرجل و کانا فی صلوة واحدة فسدت صلوته (کتاب الآثار امام محمدؒ ص ۳۷) وقال به نأخذ و هو قول ابی حنیفة آپ حضرات سے گزارش ہے کہ مندرجہ ذیل مسائل کا جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے پیش فرمائیں۔

(۳۲۱/۱) ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک سامنے کتا کتیا حالت جفتی میں آ گئے، نمازی کی نماز ٹوٹ گئی یا نہیں ——

(۳۲۲/۲) ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا کہ اچانک سامنے نظر پڑی تو ایک جوڑا زنا میں مصروف تھا نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۲۳/۳) نماز پڑھتے ہوئے اپنی یا کسی غیر کی شرمگاہ پر نظر پڑ جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے یا نہیں ——

(۳۲۴/۴) مرد نماز پڑھ رہا تھا کہ بیوی نے اس کا بوسہ لے لیا تو نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۲۵/۵) بیوی نماز پڑھ رہی تھی مرد نے بوسہ لے لیا نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۲۶/۶) ماں نماز پڑھ رہی تھی بچے نے گود میں پیشاب کر دیا نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۲۷/۷) ماں نماز پڑھ رہی تھی بچے نے آ کر چھاتی سے دودھ پینا شروع کر دیا نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۲۸/۸) عورت نماز پڑھ رہی تھی ہنڈیا ابل گئی اور خراب ہونے لگی وہ نماز

توڑ کر ہنڈیا کو درست کرے یا نہیں۔

(۳۲۹/۹) عورت نماز پڑھ رہی تھی، کتا دودھ کے برتن سے ڈھکنا اتارنے لگا، وہ نماز توڑ کر دودھ بچائے یا نہیں۔

(۳۳۰/۱۰) ایک آدمی نماز پڑھ رہا تھا، دوسرا اس کی جوتی لے بھاگا یہ نماز توڑ کر جوتی حاصل کرے یا نہیں۔

(۳۳۱/۱۱) ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا غیر محرم عورت کے گانے کی آواز کان میں آرہی ہے اور مزا بھی آرہا ہے نماز ٹوٹی یا نہ۔

(۳۳۲/۱۲) ایک عورت نماز پڑھ رہی تھی، بچے نے اس کی اوڑھنی کھینچ کر پھینک دی اب عورت کی نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(۳۳۳/۱۳) عورت نماز پڑھ رہی ہے اور جوئیں بھی مار مار کر پھینک رہی ہے اس کی نماز ٹوٹ گئی یا نہیں۔

(نوٹ) مندرجہ بالا مسائل کا جواب حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیا جائے ورنہ قابل قبول نہیں ہوگا۔

حصہ یازدہم

(۳۳۴/۱) اس ملک میں بارہ سو سال سے اسلام آیا ہوا ہے مگر سب لوگ زیر ناف ہاتھ باندھ کر نماز پڑھا کرتے تھے، انگریز کے دور میں جہاد کو حرام قرار دینے کے لئے الاقتصاد رسالہ لکھ کر جاگیر حاصل کرنے والے نے مساجد میں فساد کے لئے اشتہار دیا کہ زیر ناف ہاتھ باندھنے کی آیت یا حدیث صحیح متفق علیہ قطعی الدلالت پیش کرو، فی حدیث دس روپے انعام دیا جائے گا جب خود ان سے ثبوت مانگا گیا اور فی

حدیث و آیت میں دو سو روپے انعام کا اشتہار دیا گیا تو کہا گیا قرآن۔ حضرت علی سے مروی ہے کہ آیت فصل لربک وانحر کا معنی کرتے ہیں کہ نماز پڑھو اور سینہ پر ہاتھ باندھو۔

(فتاویٰ علماء حدیث ج۳ ص۹۵، فتاویٰ ثنائیہ ج۱ ص۴۴۳)

(۳۳۵/۲) سینے پر ہاتھ باندھنے کی (تاوقات نماز میں) روایت بخاری، مسلم اور ان کی شروح میں بکثرت ہیں (فتاویٰ علماء حدیث ج۳ ص۹۰، فتاویٰ ثنائیہ) حالانکہ نہ بخاری میں حدیث نہ مسلم میں اور نہ ہی تاوقات کا لفظ کسی شرح میں ہے یہ ایسا جھوٹ ہے جیسا مرزا نے کہا کہ صحیح بخاری میں ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی هذا خليفة الله المهدي۔

(۳۳۶/۳) صحیح بخاری میں بھی ایک ایسی حدیث آئی ہے (کہ حضور ﷺ ہاتھ سینہ پر باندھتے تھے) فتاویٰ اہل حدیث ج۱ ص۴۳ فتاویٰ ثنائیہ

(۳۳۷/۴) صحیح ابن خزیمہ میں سینہ پر ہاتھ باندھنے کی حدیث اس سند سے ہے۔ عن عفان عن همام عن محمد بن جحادة عن عبد الجبار بن وائل عن علقمة بن وائل و مولى لهم عن ابيه (فتاویٰ علماء حدیث ج۱ ص۱۵) اس جھوٹ کی مثال بجز مرزا قادیانی کی کتابوں کے ملتی ہے اور نہ سوائے دیابنہ کی کتابوں میں

(۳۳۸/۵) ابن خزیمہ نے مندرجہ بالا حدیث کو صحیح کہا ہے۔

(فتاویٰ علماء حدیث ج۳ ص۹۳، فتاویٰ ثنائیہ)

(۳۳۹/۶) سینہ پر ہاتھ باندھنے کی (مذکورہ بالا) حدیث صحیح ہے (بلوغ المرام، فتاویٰ علماء حدیث ج۳ ص۹۵، فتاویٰ ثنائیہ ص۹۵)

(۳۴۰/۷) ہدایہ میں اس کو صحیح کہا ہے (اختلاف امت کا المیہ ص۹۲)

(۳۳۱/۸) سینہ پر ہاتھ باندھنے والی حدیث صحیح مسلم ج۱ ص۱۷۳، ابن ماجہ ص۶۲، دارمی ص۱۰۷، دارقطنی ج۱ ص۱۱۸، ابوداؤد ج۱ ص۱۹۲، جز بخاری ص۱۴، مسند احمد ج۴ ص۳۱۶، کتاب الام ج۸ ص۱۰۹، جز سبکی ص۴ اور مشکوٰۃ پر ہے۔ اثبات رفع یدین ص۲۰ پر ان کتابوں پر جھوٹ ہے۔

(۳۳۲/۹) مسند احمد میں ہے یضع ہذہ علیٰ صدرہ (مسند احمد) (فتاویٰ علماء حدیث ج۳ ص۹۲)

(۳۳۳/۱۰) زیر ناف ہاتھ باندھنے کی حدیث ضعیف ہے (شرح وقایہ) (اختلاف امت کا المیہ ص۹۶)

(۳۳۴/۱۱) زیر ناف ہاتھ باندھنے کی حدیث ضعیف ہے (ہدایہ ص۱۰۵، اختلاف امت کا المیہ ص۹۶) ..

(۳۳۵/۱۲) ہارون رشید کا ازار بند کھل گیا تھا اس نے ازار بند باندھا تو امام ابو یوسف نے فتویٰ دیا کہ آئندہ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھا کرو۔

(۳۳۶/۱۳) حنفی نماز میں ہاتھ آلہ تناسل پر باندھتے ہیں (قول حق ص۵۴)

(۳۳۷/۱۴) مقام ستر پر ہاتھ باندھنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے تیاس الخنثیٰ تشبیہ میں ہاتھ رکھنے والوں پر۔ ان سب جھوٹوں پر پردہ ڈالنے کے لئے تم فرق سینہ و ناف کا حدیث میں دکھاؤ۔

قاضی عبدالاحد خانپوری کی شہادت

(۱) اس زمانہ کے جھوٹے اہلحدیث مبتدعین مخالفین سلف صالحین جو در حقیقت مصداق ہیں حدیث الرسول کے جاہل ہیں وہ اثر رسول اس صفت میں وارث اور خلیفہ

ہوئے ہیں شیعہ اور روافض کے۔ جس طرح شیعہ پہلے زمانوں میں باب اور دہلیز کفر و نفاق کے تھے اور ملاحدہ اور زنادقہ کا تھے .... اسی طرح یہ جاہل بدعتی اہلحدیث اس زمانہ میں باب اور دہلیز اور مدخل ہیں ملاحدہ اور زنادقہ منافقین کے بعینہ مثل اہل تشیع کے، دیکھو ملاحدہ نیچریہ جو کفار ہیں اور منافقین ہیں وہ بھی انہیں کے باب و دہلیز اور مدخل سے داخل ہوئے اور انہیں کو گمراہ کر کے ان سے اپنا حصہ مفروض کامل اور وافی مثل شیطان کے لے گئے پھر ملاحدہ مرزائیہ قادیانیہ نکلے تو انہوں نے بھی انہیں کے باب اور دہلیز اور مدخل سے داخل ہونا اختیار کیا اور جماعت کثیرہ کو ان میں سے مرتد اور منافق بنا دیا۔ اور جب ملاحدہ زنادقہ چکڑالویہ نکلے تو وہ بھی انہیں کے دہلیز اور دروازہ سے داخل ہوئے اور ایک خلق کو انہوں نے مرتد بنا دیا اور جب یہ مولوی ثناء اللہ خاتمۃ الملحدین نکلا تو وہ بھی انہیں جہال اہلحدیث کے باب اور دہلیز میں داخل ہو کر کیا جو کیا، مقصود یہ ہے کہ رافضیوں میں ملاحدہ تشیع ظاہر کر کے حضرت علی ؓ اور حضرت حسین ؓ کی غلو کے ساتھ تعریف کر کے سلف کو ظالم کہہ کر گالیاں دیں اور پھر جس قدر الحاد و زندقہ پھیلاویں کوئی پرواہ نہیں اسی طرح ان جہال، بدعتی، کاذب اہل حدیثوں میں کوئی ایک دفعہ رفع یدین کرے اور تقلید کا رد کرے اور سلف کی ہتک کرے مثل امام ابوحنیفہؒ کے جن کی امامت فی الفقہ اجماع کے ساتھ ثابت ہے اور پھر جس قدر کفر بداعتقادی اور الحاد و زندیقیت ان میں پھیلاوے بڑی خوشی سے قبول کرتے ہیں اور ایک ذرہ چیں بجبیں بھی نہیں ہوتے۔ اگرچہ علماء اور فقہاء اہل سنت ہزار دفعہ ان کو متنبہ کریں ہرگز نہیں سنتے۔ سبحان اللہ ما اشبہ اللیلۃ بالبارحۃ اور سر اس کا یہ ہے کہ وہ مذہب و عقائد اہل سنت والجماعت سے نکل کر اتباع سلف سے مستنکف و مستکبر ہو گئے ہیں فافہم و تدبر

(کتاب التوحید و السنۃ ج ۱ ص ۲۶۲ غیر مقلد)

نمبر (۲) مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں " پچیس برس کے تجربہ سے ہم کو یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ جو لوگ باوجود بے علمی کے مجتہد اور مطلق تقلید کے تارک بن جاتے ہیں وہ بالآخر اسلام کو سلام کر بیٹھتے ہیں، ان میں سے بعض عیسائی ہو جاتے ہیں اور بعض لامذہب جو کسی دین و مذہب کے پابند نہیں رہتے اور احکام شریعت سے فسق و خروج تو آزادی کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہے، ان فاسقوں میں بعض تو کھلم کھلا جمعہ جماعت اور نماز روزہ چھوڑ بیٹھتے سود و شراب سے پرہیز نہیں کر سکتے اور بعض جو کسی مصلحت دنیوی کی وجہ سے فسق ظاہری سے بچتے ہیں وہ فسق خفی میں سرگرم رہتے ہیں، ناجائز طور پر عورتوں کو نکاح میں پھنسا لیتے ہیں، کفر و ارتداد اور فسق کے اسباب دنیا میں اور بھی بکثرت ہیں مگر دینداروں کے بے دین ہو جانے کے لئے بے علمی کے ساتھ ترک تقلید بڑا بھاری سبب ہے، گروہ اہل حدیث میں جو بے علم یا کم علم ہو کر ترک مطلق تقلید کے مدعی ہیں وہ ان نتائج سے ڈریں اس گروہ کے عوام آزاد اور خود مختار ہوتے جاتے ہیں۔

(اشاعۃ السنۃ ۱۸۸۸ء)

نمبر (۳) مولانا محبوب احمد صاحب امرتسری لکھتے ہیں " جہاں تک مجھے علم ہے وہ یہ ہے کہ امرتسر و گرد و نواح میں جس قدر مرتد عیسائی ہیں یہ پہلے غیر مقلد ہی تھے"

(الکتاب المجید ص ۸)

نمبر (۴) مولانا محمد لکھوی صاحب اپنی کتاب دستگیری میں فرماتے ہیں . . . .

ابلیس ہزاراں سالاں کوشش کر کے خلق پھسائی

انہاں چھ ست سالاں دیچ کیتی اس تھیں ودھ کمائی

ابلیس نادان بے علماں نوں وچ گمراہی پایا
جنہاں اہل علم دا گستاخی دین ایمان گوایا
اکثر غیر مقلد خالی مگر انہاں دے لگے
جنہاں اندر دین غلو یا سستی عادت پکڑی اگے
گھر بیٹھے جمع نمازاں کردے سفر تے عذر ورائیں
چوست کوہاں تے پڑھن دوگانہ سستی جنہاں ادائیں
تقلید مذاہب اہل سنت چھڈ لگے مگر انہاں دے
اس مذہب تھیں بہتر ہین مقلد سے درجیاں دے
ایہہ ماننا لیا کتوں یا کچلی کر دا مذہب بازی
نہ اک مذہب تے ٹھہرے تحت تلبیس کماوے تازی
(نوٹ) انگریز کے دور سے پہلے کا کسی غیر مقلد کا نہ ترجمہ قرآن ہے نہ ترجمہ حدیث اور نہ ہی ان کی کوئی نماز کی کتاب ہے۔

حصہ دوازدہم

ابھی ابھی ایک فوٹو سٹیٹ کاغذ پر نظر پڑی جس کا عنوان ہے "اپنے علماء کرام سے وضاحت اور دلی اطمینان کے لئے دس سوال منجانب ادارہ تحفظ حقوق اہل سنت والجماعت پاکستان" سوال پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کسی بزدل منافق لامذہب نے اہل سنت والجماعت میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت ظاہر کر کے یہ دجل فریب کیا، کیونکہ یہ فوٹو سٹیٹ پھیلانے والا اہل سنت والجماعت کے مذہب سے

اتنا ہی جاہل ہے جتنا سوامی دیانند قرآن سے اور پادری فانڈر اسلام سے جاہل تھا کیونکہ پوری دنیا کے اہل سنت والجماعت اس کے قائل ہیں کہ فقہی مسائل کا ثبوت (اصول اربعہ) چار دلیلوں سے ہوتا ہے۔

(۱) کتاب اللہ (۲) سنت رسول اللہ (۳) اجماع امت (۴) قیاس شرعی۔

یہ بات اہل سنت والجماعت کے اصول فقہ کی ہر کتاب میں موجود ہے بلکہ نواب صدیق حسن نے اتحاف السامع میں ۳۲۸ وص ۶۰ ہے اور ثناء اللہ امرتسری نے اہل حدیث کا مذہب ص ۳۲ پر بھی یہی لکھا ہے اس لئے سائل کا اپنے آپ کو اہل سنت و الجماعت کہنا ایسا ہی جھوٹ ہے جیسا مرزا قادیانی کا اپنے کو مسلمان۔ جس طرح ختم نبوت کا منکر مسلمان نہیں کہلا سکتا اسی طرح اجماع امت اور قیاس شرعی کا منکر ہرگز ہرگز اہل سنت والجماعت نہیں اگر سائل میں ذرہ بھر بھی حیا و شرم ہے تو اہل سنت والجماعت کی اصول فقہ کی کسی معتبر کتاب سے اجماع اور قیاس شرعی کے منکر کا اہل سنت و الجماعت ہونا ثابت کرے لیکن یہ منافق قیامت تک اپنا اہل سنت والجماعت ہونا ثابت نہیں کر سکتا۔ جس طرح یہ جاہل اہل سنت والجماعت کے معنی سے بھی جاہل ہے اسی طرح یہ سوال کے معنی سے بھی جاہل ہے کیونکہ سوال ہمیشہ مدعی کے دعویٰ پر کیا جاتا ہے جس طرح کوئی جاہل یہ سوال کرے کہ ظہر کی رکعتوں کی تفصیل قرآن پاک سے دکھاؤ تو یہ سوال غلط ہے کیونکہ سوال کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ اہل سنت والجماعت علماء فلاں مسئلہ کا ثبوت اپنے دعویٰ کے موافق چاروں شرعی دلیلوں میں سے کسی دلیل سے پیش کریں تو اہل سنت والجماعت عالم کا فرض ہے کہ کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ یا اجماع امت یا قیاس شرعی سے اس مسئلہ کا ثبوت پیش کرے۔

(۳۴۸/۱) نماز میں عورتوں کا سینے پر ہاتھ باندھنا اجماع امت سے ثابت ہے (الفقہ علی مذاہب اربعہ) اور مرد کا ناف سے نیچے ہاتھ باندھنا حدیث علیؓ کے مطابق سنت ہے (مسند احمد) (الف) اب لامذہب کوئی ایک آیت یا حدیث صحیح صریح پیش کرے کہ عورت و مرد کی نماز میں کوئی فرق نہیں۔ (ب) کوئی لامذہب ناف کے علاوہ کسی جگہ ہاتھ باندھنے کی حدیث میں سنت کا لفظ دکھا دے۔

(۳۴۹/۲) دعاء قنوت سے پہلے رفع یدین کرنا حضرت عمرؓ سے ثابت ہے (جزء رفع یدین بخاری) اور ابراہیم نخعی کا فتویٰ ہے (طحاوی) اور عہد صحابہ، تابعین اور تبع تابعین میں کسی نے اس پر انکار نہیں کیا تو گویا اجماع ہے اور نسائی شریف میں حدیث ہے کہ نماز میں حالت قیام میں آنحضرت ﷺ ہاتھ باندھا کرتے تھے قنوت بھی حالت قیام میں ہے اس لئے اس حدیث کے موافق حنفی ہاتھ باندھتے ہیں (الف) اب اس لامذہب میں اگر جرأت ہے تو قرآن و حدیث سے قنوت سے پہلے رفع یدین کا منع ہونا ثابت کر دے۔ (ب) اب یہ لامذہب رکوع کے بعد کی دعا کی طرح ہاتھ اٹھا کر قنوت پڑھنا اور منہ پر ہاتھ پھیر کر سجدہ میں جانا کسی آیت یا حدیث سے ثابت کر دے۔

(۳۵۰/۳) جس طرح قرآن پاک میں فاقرؤا ما تیسر من القرآن۔ کا حکم ہے اب سات قرأتوں میں سے جس ایک قرأت پر بھی ساری عمر کوئی قرآن کی تلاوت کرے وہ اسی آیت پر عمل ہے، اسی طرح عامی کو حکم ہے فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون اب وہ ائمہ اربعہ میں سے جس کی بھی تقلید کرے گا وہ قرآن کی اسی آیت پر عمل ہے، اسی پر اجماع ہے۔

(الف) اب یہ لامذہب بتائے کہ ساری عمر ایک قرأت پر قرآن پڑھنا کفر و شرک ہے

یا حرام قرآن و حدیث سے ثابت کرے۔

(ب) عامی پر مجتہد کی تقلید شخصی کا کفر و شرک یا حرام ہونا کسی ایک آیت قرآنی یا ایک ہی صحیح صریح غیر معارض حدیث سے ثابت کرو۔

(۴/۳۵۱) تقلید ایک اصطلاحی لفظ ہے صرف و نحو، اصول حدیث، اصول تفسیر، اصول فقہ کی جتنی بھی اصطلاحیں ہیں ان میں سے کوئی بھی ان خاص معنوں میں قرآن و حدیث میں استعمال نہیں ہوئیں۔ ہاں ان کا استعمال اجماع سے ثابت ہے۔

(الف) اب لامذہب قرآن و حدیث سے اپنے فرقہ کا نام "اہل حدیث" دکھائے یا یہ نام چھوڑ دے۔

(ب) قرآن و حدیث سے انسان کے لئے لفظ تقلید کا منع ہونا ثابت کرے ورنہ اپنی طرف سے منع کرکے بے دین نہ بنے۔

(ج) یہ لامذہب اصول حدیث کے تمام اصطلاحی الفاظ قرآن و حدیث سے دکھائے ورنہ تمام اصول حدیث کو چھوڑ دے ورنہ اس قسم کے دجل و فریب سے باز رہے۔

(۵/۳۵۲) ہمارے ہاں عورت کو سمٹ کر سجدہ کرنے کا حکم ہے اور یہ حدیث شریف میں ہے دیکھو مسند امام اعظمؒ، مراسیل ابوداؤد، بیہقی، ابن ابی شیبہ۔ یہ لامذہب ان احادیث کا بھی منکر ہے۔

اب لامذہب کو چاہئے کہ وہ صرف ایک آیت یا حدیث صحیح صریح پیش کرے کہ مرد اور عورت کی نماز میں کوئی فرق نہیں خصوصاً سجدہ کے بارے میں۔

(۶/۳۵۲) مسئلہ یہ ہے کہ جب تک نفاس کا خون جاری نہ ہو یا پیدائش نہ ہو جائے نماز فرض ہے یہ مسئلہ حدیث کا ہے۔

اب یہ لا مذہب ایک آیت یا حدیث پیش کرے کہ نفاس کا خون آنے سے پہلے ہی نماز کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے۔

(۳۵۳/۷) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ گاؤں میں جمعہ فرض نہیں۔ (عبد الرزاق ابن ابی شیبہ)

اب یہ لا مذہب صرف ایک آیت یا ایک حدیث صحیح صریح پیش کریں کہ فلاں گاؤں میں حضور ﷺ کے حکم سے جمعہ جاری ہوا تھا۔

(۳۵۵/۸) امام صاحبؒ کو پانچ لاکھ احادیث یاد تھیں (کتاب الوصیہ) احکام کی چالیس ہزار احادیث آپ کو یاد تھیں۔ ذیل الجواہر ص ۴۷۴، (ان میں سے چار ہزار متون آپ کو حفظ تھے۔ مناقب موافق)

اب یہ لا مذہب اپنے کسی لا مذہب کا اتنا حافظ ہونا ثابت کرے۔

(۳۵۶/۹) کتاب و سنت میں عامی کو مجتہد کی طرف رجوع کا حکم موجود ہے مگر سوائے ائمہ اربعہ کے کسی کا مذہب مکمل مدون ہی نہیں ہو سکا اس لئے عامی کے لئے ان چار کے سوا کسی اور مجتہد کی طرف تمام مسائل میں رجوع ممکن ہی نہیں۔ اسی پر تمام اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے یہ خدا کا امر تکوینی ہے۔

(الف) اب یہ لا مذہب بتائے کہ سات قرائتیں جو متواتر ہیں ان سات قاریوں کے نام بنام حکم کس حدیث میں ہے کہ ان کی قرات پر قرآن پڑھنا۔

(ب) لا مذہب یہ بھی بتائے کہ صحاح ستہ سے پہلے اسلام مکمل تھا یا نہیں، کیا حضور علیہ السلام نے ان اماموں کا نام لے کر حکم دیا کہ ان کی کتابوں کو صحاح ستہ کہنا اور ان کو چھوڑنے والا اسلام کو چھوڑنے والا ہوگا، یہ حدیث لاؤ ورنہ دجل و فریب سے باز آؤ۔

مناظرہ طے کرنے کے لئے ضروری باتیں

(۱) مناظرہ کی تحریر جماعت کے ذمہ دار افراد صدر وغیرہ کے پیڈ یا فل سکیپ کاغذ پر ہوگی

(۲) شیخ وصدر مناظر کا چیلنج قبول کرنے والوں کے عہدے مع مکمل پتے و دستخط جو شناختی کارڈ پر ہوں صاف صاف ہوں گے۔

(۳) تمام مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت حنفی (حدیث، اجماع) سے یہ تمام ثابت کریں۔

(۴) دعویٰ: مدعی اپنا دعویٰ ایسی کتاب کے حوالے سے لکھے جو ان کی جماعت میں مسلم ہو۔

(۵) دعویٰ میں حکم کی صراحت ہو کہ یہ فرض، واجب، سنت، نفل، مباح، مکروہ حرام کیا ہے۔ بحوالہ کتاب معتبر۔

(۶) اس حکم کی جامع مانع تعریف اپنے مذہب کی کتاب سے۔

(۷) اس حکم کے منکر اور تارک کا حکم بحوالہ کتاب۔

(۸) دلائل اہل سنت: کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ، اجماع امت، قیاس شرعی، یہ ہوں گے تحقیقی دلائل اور غیر مقلدین کی کتاب بطور الزامی دلیل۔

(۹) دلائل لا مذہب: قرآن، حدیث، لا مذہب کسی امتی کا قول پیش نہیں کرے گا۔ یہ ہوں گے تحقیقی دلائل اور فقہ حنفی کا معتبر قول بطور الزامی دلیل۔

(۱۰) سوال کی تین قسمیں جائز ہوں گی، منع، نقض، معارضہ۔

(۱۱) تیک غیر جانبدار ہوگی۔

(۱۲) مناظرہ ہو گا۔

حصہ سیزدھم

مسائل قربانی:

کیا فرماتے ہیں علماء دین مندرجہ ذیل مسائل میں:

نوٹ: ہر سوال کا جواب قرآن پاک کی صریح آیت یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیا جائے ورنہ جواب قابل قبول نہیں ہوگا

(۳۵۷/۱) قربانی فرض ہے یا واجب یا سنت یا نفل صریح حکم قرآن و حدیث سے دکھائیں۔

(۳۵۸/۲) اگر قربانی نہ فرض ہے نہ واجب نہ سنت نہ نفل تو جن محدثین نے اس کا حکم لکھا ہے (فرض یا واجب) وہ بدعتی ہیں یا کیا۔

(۳۵۹/۳) قربانی کرنے والے میں کون کون سی شرائط ہونی چاہئیں، صاف قرآن و حدیث سے دکھائیں۔ ......

(۳۶۰/۴) ضروریات سے کتنے پیسے زائد ہوں تو قربانی کرنا ضروری ہوتا ہے، صاف قرآن و حدیث سے دکھائیں۔

(۳۶۱/۵) وہ کون کون سی ضروریات ہیں جن کی قیمت کا حساب نہیں لگایا جائے گا، جواب قرآن و حدیث سے دیں۔

(۳۶۲/۶) زمین، مکان، دکان، بس، ٹرک کی قیمت کا حساب ہوگا یا آمدنی کا، جواب با شرائط کے ساتھ ہو۔

(۳۶۳/۷) جو مسلمان وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے اس کو شرعی عدالت

کتنے کونڈے صدقہ کرے گی۔

(۳۶۴/۸) جو بکری، اونٹ، گائے چار، چھ، آٹھ دانت والا ہو اس کی قربانی کس حدیث سے جائز ہے۔......

(۳۶۵/۹) بھینس کا دودھ پینا، دہی، مکھن، گھی کھانا، لسی پینا، گوشت کھانا کسی صحیح صریح حدیث سے ثابت کریں۔

(۳۶۶/۱۰) بھینس کی قربانی کا جائز یا ناجائز ہونا قرآن و حدیث سے بالوضاحت بیان فرمائیں۔

(۳۶۷/۱۱) گائے، بھینس، اونٹ وغیرہ کے حصوں میں کسی حنفی، دیوبندی یا بریلوی کا حصہ شامل کرنا جائز ہے یا ناجائز۔

(۳۶۸/۱۲) کیا عید قربان کے دن مرغے کی قربانی جائز ہے تو اس کی کتنی عمر ہونی چاہیے، جواب حدیث سے دیں۔

(۳۶۹/۱۳) مرغی، بطخ، چڑیا کے انڈے کی قربانی جائز ہے یا نہیں، جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۳۷۰/۱۴) گھوڑے کی قربانی جائز ہے تو اس میں کتنے حصے دار شریک ہو سکتے ہیں (گھوڑے کا کتنا اور کیا ضروری ہے)

(۳۷۱/۱۵) بجو کی قربانی جائز ہے تو کتنے حصے دار شریک ہو سکتے ہیں اس میں۔

(۳۷۲/۱۶) زید فوت ہو گیا اس نے بیوی، بیٹا، گائے چھوڑی ماں بیٹے نے گائے کی قربانی دے دی جائز ہے یا نہیں۔

(۳۷۳/۱۷) حصے داروں کو گوشت تول کر تقسیم کرنا چاہیے یا اندازے سے،

حدیث شریف میں کیا حکم ہے۔

(۳۷۴/۱۸) کیا قربانی کا گوشت کسی حنفی، دیو بندی یا بریلوی کو دینا جائز ہے؟ جواب صریح حدیث سے دیں۔

(۳۷۵/۱۹) عید الاضحیٰ کے دن حنفیوں نے عید پڑھ لی تھی ابھی اہلحدیثوں نے نماز نہیں پڑھی تھی کسی اہلحدیث نے یہ سن کر کہ عید کی نماز ہو چکی ہے اپنی قربانی ذبح کر لی تو اس کی قربانی ہوگئی یا نہیں؟ جواب حدیث سے دیں۔

(۳۷۶/۲۰) نماز عید پڑھ لی تھی اور قربانیاں ذبح کر لیں بعد میں پتہ چلا کہ امام نے بے وضو عید پڑھائی تھی قربانیاں دوبارہ کرنا پڑیں گی یا نہیں۔

(۳۷۷/۲۱) قربانی کا جانور کسی حنفی، دیو بندی یا بریلوی نے ذبح کر دیا تو قربانی جائز ہے یا نہیں......

(۳۷۸/۲۲) قربانی کے جانور میں کسی بے نمازی کا حصہ شامل کر لیا تو قربانی سب کی ہوگی یا نہیں.........

(۳۷۹/۲۳) اگر کسی جانور کے تیسرا حصہ کان کٹے ہوئے ہوں تو اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ....

(۳۸۰/۲۴) جس جانور کے پیدائشی کان نہ ہوں، اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(۳۸۱/۲۵) حضرت عمر، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت انس، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ قربانی کے تین دن ہیں جبکہ اہلحدیث چار دن کے قائل ہیں تو کیا مندرجہ بالا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حدیث کو نہیں مانتے تھے، انہوں نے یہ فتویٰ اپنی رائے سے دیا یا کیا... اور جن کو چار دن والی حدیث یاد تھی

انہوں نے یہ حدیث (چار دن والی) ان صحابہ (قائلین ۳ دن) کو کیوں نہ سنائی کیا صحابہ کرام حدیث کے مقابلہ میں اپنی رائے پر عمل کرتے تھے۔

(۲۸۲/۲۶) ایک قربانی کے جانور کی دم کٹی ہوئی ہے اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں جواب صحیح حدیث سے دیں۔

(۲۸۳/۲۷) جو جانور خصی نہ ہو اس کی قربانی جائز ہے یا ناجائز جواب حدیث صحیح سے دیں۔

(۲۸۴/۲۸) جس جانور کے پیدائشی دانت نہ ہوں اس کی قربانی جائز ہے یا ناجائز۔

(۲۸۵/۲۹) گائے کو ذبح کرنے کے لئے لٹایا گائے قابو نہیں آ رہی تھی اتفاقاً ذبح سے پہلے چھری گائے کی آنکھ میں لگ گئی اور وہ کانی ہوگئی تو اب اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں......

(۲۸۶/۳۰) گائے کو قربانی کے لئے لٹایا کرنے میں اس کی ٹانگ پر چوٹ لگی اور وہ لنگڑی ہوگئی اب قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(۲۸۷/۳۱) عید کی نماز ہوگئی اور ایک آدمی عید نہیں پڑھ سکا اب وہ قربانی کرے یا نہ کرے

(۲۸۸/۳۲) ایک اہل حدیث نے حنفیوں کے پیچھے چھ تکبیروں کے ساتھ عید پڑھی، اس عید کے بعد وہ قربانی کرے تو جائز ہے یا نہیں۔

(۲۸۹/۳۳) ذبح میں کتنی رگیں کاٹنا شرعاً ضروری ہیں، ان کی تعداد اور نام حدیث صحیح سے دیں۔

(۲۹۰/۳۴) قصاب کو اجرت میں گوشت دینا جائز ہے یا نہیں.....

(۳۹۱/۳۵) قربانی کا گوشت مقلدین خصوصاً حنفیوں کو دینا جائز ہے یا نہیں جواب حدیث سے دیں۔

(۳۹۲/۳۶) قربانی کی کھال کے کون کون مستحق ہیں، کیا حنفی مدارس میں کھال دینا جائز ہے، جواب حدیث سے دیں۔

(۳۹۳/۳۷) کیا قربانی کی کھال امام مسجد کو تنخواہ میں دینا جائز ہے، اگر کسی نے دے دی تو اس کی تلافی کا حدیث میں کیا طریقہ ہے۔

(۳۹۴/۳۸) ایک شخص نے دوسرے کی بکری بغیر اجازت قربانی کر دی بعد میں قیمت ادا کر دی یہ قربانی جائز ہے یا نہیں۔

(۳۹۵/۳۹) ایک دنبہ قربانی کے لئے تھا اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی، اس کی قربانی جائز ہے یا نہیں ......

(۳۹۶/۴۰) جذعة من الضأن میں جذعہ کا اطلاق دو تین ماہ کے بچے پر بھی ہوتا ہے یا نہیں، اس کی تفسیر حدیث مرفوع سے بیان فرمائیں۔ بھیڑ کا ایک دو ماہ کا بچہ ذبح کیا تو قربانی ہو جائے گی یا نہیں۔

یاد رکھئے ہر مسئلے کا جواب صرف آیت قرآنی یا حدیث صحیح صریح غیر معارض سے دیں اگر بخاری سے دکھا سکو تو زیادہ بہتر ہوگا۔ بینوا توجروا